سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعرات،14-اپریل2016
(یوم الخمیس،6-رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 12

1073

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14-اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جنگلات و ماہی پروری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 50 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبپاشی و قوت برقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1074

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016(مسودہ قانون نمبر5 بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب2016 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر10 بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب2015 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب2016(مسودہ قانون نمبر12 بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے منصوبہ بندی و ترقیات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر30 بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015 کے تسلسل کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225 کے تحت خاص حکم صادر کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جینڈر مین سٹریمنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2015 منظور کیا جائے۔

1075

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعرات، 14-اپریل2016

(یوم الخمیس، 6-رجب المرجب 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۝١ وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ۝٢ ٱلَّذِيٓ
أَنقَضَ ظَهۡرَكَ ۝٣ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝٤ فَإِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ
يُسۡرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝٦ فَإِذَا فَرَغۡتَ فَٱنصَبۡ ۝٧
وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرۡغَب ۝٨

سورة الشّرح آیات 1 تا 8

(اے محمد) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بے شک کھول دیا)(1) اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا(2) جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی(3) اور تمہارا ذکر بلند کیا(4) ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(5) (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے(6) تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو(7) اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو(8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تیری امت کے سوا اور کسی امت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا
وہ ہیں یثرب کو مدینے میں بدلنے والے
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
ہر حسیں حُسن محمد سے ہے خیرات طلب
ایک بھی چہرا ترے جیسا جمالی نہ ہوا

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 3591 شیخ علاؤالدین کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی مہربانی،آپ تشریف رکھیں۔ شیخ علاؤالدین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2154 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ pending فرمادیں۔ وہ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے تو انہوں نے کوئی request بھیجی ہے اور نہ ہی مجھے بتایا ہے۔یہ بات اس طرح ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3111 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے۔جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اور یہ ہدایت بھی کی جاتی ہے کہ آئندہ جب بھی محکمہ کے سوالات کی باری آئے گی تو ان کے سوال کا جواب آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔انشاءاللہ next session میں اس سوال کا جواب اسمبلی کے floor پر آجائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5585 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 5586 بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6074 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال

نمبر 6207 جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6261 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فاؤنڈیشن کی پبلک پارٹنر شپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے دیئے گئے اشتہارات سے متعلقہ تفصیلات

6261: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مستحق ریٹائرڈ ملازمین کو گھر پلاٹس دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا تھا اگر ہاں تو یہ اشتہار کب اور کس کس اخبار میں دیا گیا تھا ان کی نقول فراہم کی جائیں؟

(ب) فاؤنڈیشن کے اس اشتہار پر کتنے افراد / اداروں نے اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ کیا۔ ان کے نام، پتہ جات اور اراضی مع قیمت کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر کسی بھی فرد یا ادارہ نے فاؤنڈیشن کو اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ نہیں کیا تو پھر فاؤنڈیشن نے دوبارہ اشتہار دیا ہے یا دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی کل تعداد اس وقت کتنی ہے، تمام ممبران سے ہونے والی ماہانہ کٹوتی کس بنک میں جمع ہو رہی ہے، اس پر کتنا منافع آرہا ہے، اصل رقم اور منافع کہاں استعمال ہو رہی ہے، کیا حکومت ممبران کی کٹوتی کی رقم پر منافع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نے 2018 کو اس فاؤنڈیشن کو ختم کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے جس کی وجہ سے مزید زمین نہیں خریدی جا رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے اشتہار دیا تھا۔ یہ اشتہار مورخہ 25- ستمبر 2013 کو ڈیلی سٹی "42" وروزنامہ "دنیا" اور 27- دسمبر 2013 کو "نوائے وقت" اخبار میں دیا گیا تھا۔ کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے اس اشتہار پر کسی بھی فرد / ادارہ نے اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ نہ کیا ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اشتہار نہیں دیا۔ البتہ جہاں جہاں موزوں اراضی کا شاخسانہ ملا وہاں لینڈ کا عملہ بھیج کر مالکان اراضی کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پالیسی کے بارے دلائل دے کر آمادہ کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اب فاؤنڈیشن دوبارہ اخبار میں اشتہار دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی کل تعداد 111566 ہے۔ ممبران سے ہونے والی کٹوتی نیشنل بنک آف پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے اور بنک کرنٹ اکاؤنٹ پر کسی بھی قسم کا منافع نہیں دیتا۔ بعد ازاں یہ رقم فاؤنڈیشن اپنے پراجیکٹس کے ترقیاتی و تعمیراتی کاموں اور انتظامی امور پر خرچ کرنے کے لئے حسب ضرورت بنک آف پنجاب میں رکھتی ہے۔ تاہم ان پر اگر کوئی منافع ہو تو وہ بھی سکیموں کے ترقیاتی و تعمیراتی اور انتظامی امور کے اخراجات میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ فاؤنڈیشن کے قانون پی جی ایس ایچ ایف ایکٹ 2004 (ترمیم شدہ سال 2013) میں ممبران کی کٹوتی پر منافع دینے کی کوئی شق موجود نہ ہے۔

(ہ) حکومت نے فاؤنڈیشن کو ختم کرنے کا کوئی حکم جاری نہ کیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اراضی ملکیتی صوبائی حکومت حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ امید ہے جلد ہی فاؤنڈیشن کو پنجاب کے مختلف اضلاع میں اراضی ملکیتی صوبائی حکومت منتقل ہو جائے گی۔ اس اراضی کی منتقلی بحق فاؤنڈیشن کے کیسز کی کارروائی ضابطہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب لاہور میں جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن بنائی گئی ہے اس کے جز (الف) میں بھی بتایا گیا ہے کہ فلاں اشتہار دیا گیا ہے اور اراضی کے لئے کسی نے رابطہ نہ کیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کس سال میں فاؤنڈیشن بنائی گئی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر سے آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: سوال repeat نہیں کر رہے بلکہ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔ وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ یہ فاؤنڈیشن کس سال بنائی گئی تھی، آپ ان کو بتا دیں کہ یہ کب بنی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ فاؤنڈیشن 2004 میں بنائی گئی تھی اور اس کا باقاعدہ ایکٹ پاس ہوا تھا۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس فاؤنڈیشن کے عہدے دار کون کون سے ہیں، کیا یہ سیکرٹری صاحبان کے نام ایوان میں بتا سکیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وہ عہدے داروں کا نام پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر جواب کو غور سے دیکھتے تو جواب میں ہی ان کے ضمنی سوال کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بتا دیں کہ وہ کون سی جز ہے جہاں پر جواب موجود ہے وہ خود دیکھ لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگلی بات ہے کہ کون کون سے لوگ کس کس عہدے پر موجود ہیں تو اس کا ایک بورڈ بنا ہوا ہے جس کی سربراہی ایڈیشنل چیف سیکرٹری کرتے ہیں اس کے علاوہ اس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ایم ڈی ہیں جو کہ تھوڑا عرصہ پہلے ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور ابھی ایڈیشنل چارج سیکرٹری کوآپریٹو جناب بابر حیات کے پاس ہے۔ باقی اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ اور لاء ڈیپارٹمنٹ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جتنی بات پوچھتے ہیں آپ اتنی بات کا جواب دیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اتنا ہی جواب دیا ہے کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بڑی فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے ہیں اور یہ ان کا شوق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اور آپ نے جو بات کرنی ہے وہ مجھ سے کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عہدے دار honorary ہیں یا یہ فاؤنڈیشن سے اپنا کوئی معاوضہ یا تنخواہ الگ سے حاصل کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ کے regular officers صاحبان ہیں جو اس بورڈ آف ڈائریکٹر کے سربراہ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ممبران ہیں اور یہ فاؤنڈیشن سے کوئی اعزازیہ نہیں لیتے۔ یہ اپنی official pay جس طرح ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور فنانس والے لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ یہ نہیں پوچھ رہے، وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہ فاؤنڈیشن سے تو کچھ نہیں لیتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، وہ فاؤنڈیشن سے کچھ نہیں لیتے۔ بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یہ فاؤنڈیشن ملازمین کی تنخواہوں سے کتنے فیصد کٹوتی کرتی ہے یا ہر ملازم کی سکیل وار کتنی amount کاٹی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ فاؤنڈیشن ملازمین سے کتنے فیصد کٹوتی کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ یہ relevant نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال ہی اس فاؤنڈیشن اور ملازمین کے گرد گھوم رہا ہے تو اس میں fresh question کیسے ہو گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر معزز ممبر پچھلے اجلاس میں موجود تھے جو آج سے کوئی چار ماہ پہلے ہوا تھا تو اس میں بھی یہی جواب دیا تھا کہ سرکاری ملازمین یا ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش provide کرنا گورنمنٹ کے لئے mandatory نہیں ہے۔ تمام ملازمین کو ہاؤس رینٹ الاؤنس، رہائش کی مد میں دیا جاتا ہے۔ یہ تو ملازمین کے لئے ایک additional facilities ہے جو حکومت پنجاب نے 2004 میں سرکاری ملازمین کو دی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری جو تقریر فرما رہیں یہ میرا سوال ہے اور نہ ہی جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جو گریڈ نائن کے ملازمین ہیں ان کی basic pay سے 2600 روپے کٹوتی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میری معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش یہ ہے کہ جو الاؤنس ماہانہ کاٹا جاتا ہے، وہ 100، 200، 400 یا 2600 روپے ہے، جب ان کو دینے کی باری آتی ہے تو اس وقت تک وہ پیسا devalue ہو چکا ہوتا ہے۔ کیا حکومت اس پر نظر ثانی کر سکتی ہے کہ روپے کی جو موجودہ value ہو اس کے حساب سے ملازمین کو accommodate کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی ایک موہلنوال کے قریب ہاؤسنگ سوسائٹی تھی، اس میں تمام available گھر الاٹ کر دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ نئی جگہ کے لئے حکومت نے جو پالیسی بنائی تھی اس کے مطابق اشتہار دیا گیا تھا لیکن اس کے مطابق کوئی پارٹی، کمپنی، آدمی نہیں آیا۔ اب عنقریب دوبارہ اشتہار within a month ہم دے رہے ہیں، ان کی یہ proposal کہ موجودہ ریٹ کے مطابق consider کیا جائے، ہم ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے بورڈ میں اس بات کو بھی consider کر لیں گے۔ اگر feasible ہوا اور کوئی financial problem نہ ہوئی تو ہم اس کو consider کریں گے کیونکہ یہ

فاؤنڈیشن No profit No loss کی بنیاد پر اپنے سرکاری ملازمین کو سہولت دینے کے لئے، ان کو accommodate کرنے کے لئے، ان کی بہتری کے لئے، یہ سکیم introduce کروائی ہے۔ شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ایک ضمنی سوال کرنے کی بات کی تھی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال نہیں کرنے لگا لیکن میرا سپلیمنٹری گندم تھا اور جواب چنا آ گیا ہے، میری صرف اتنی سی بات ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری ہمیں تقریریں نہ سنائیں، مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہم آج سو روپے جمع کروا رہے ہیں تیس سال بعد سو روپیہ devalue ہو جاتا ہے، اس کے لئے میں نے ان سے ضمنی سوال کیا ہے، اس کا یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو اتنی بات بتا دیں جتنی انہوں نے پوچھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! قانون کے مطابق فاؤنڈیشن جو ہے وہ کوئی سود کی بابت رقم لیتی ہے اور نہ ہی سود کی بابت رقم دیتی ہے۔ اگر معزز ممبر سود کے بارے میں قانون میں کوئی چیز لانا چاہتے ہیں تو یہ لکھ کر دے دیں ہم ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں گے، ویسے تو ہماری حکومت سود کے خلاف ہے۔ شکریہ

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے سود کی بات نہیں کی، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کی اس سوال کے سلسلے میں تیاری کیا ہے؟ میں نے تو سود کی بات کی ہی نہیں ہے، سوال گندم جواب چنا ہے۔ آپ خود اس بات کا اندازہ کر لیں کہ ان کی طرف سے جواب کیا آ رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں تاکہ سارے ایوان کو پتا چلے کہ معزز ممبر سوال کرنا کیا چاہ رہے ہیں، یہ پوچھنا کیا چاہ رہے ہیں؟ جو انہوں نے سوال کیا ہے اگر انہوں نے چنا سوال کیا ہے تو میں نے چنا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ آج اگر آپ سو روپیہ کٹوتی کرتے ہیں اور تین سال کے بعد کیا اس کی value وہی رہے گی اور اس دوران اگر اس کی value میں اضافہ ہوتا ہے تو کیا آپ اس میں اضافہ کرنا چاہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے اور آپ کے توسط سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں کٹوتی اس حد تک ہے کہ جو گھر اس کو balloting میں الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق اس کو الاٹ ہوا ہے As per policy, as per contract جو contract سرکاری ملازمین کا فاؤنڈیشن کے ساتھ ہے، اس کے مطابق اس کی تنخواہ کٹتی ہے لہذا اس میں سود نام کی کوئی بات شامل نہیں ہے۔ اگلی بات جو انہوں نے چنے والی کی ہے، رقم devalue ہو رہی ہے اور ڈالر کا ریٹ بڑھ رہا ہے، آپ یہی بات کرنا چاہ رہے ہیں؟ اس میں جو contract ہے اس کے مطابق ہم کٹوتی کرتے ہیں، اس کی ہم violation نہیں کرتے اور اگر اس کے ریٹ میں کوئی اضافہ ہوا ہے تو ایسی کوئی بات اس contract کے provision میں شامل نہیں ہے کہ اگر اس کی قیمت بڑھتی ہے تو ہم اس کو کوئی اضافی رقم دیں گے یا سود اور منافع دیں گے، کوئی ایسی بات اس میں شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا حکومت اس کا ارادہ رکھتی ہے؟

میاں طاہر: کیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ value کے حساب سے ملازمین کو accommodate کیا جائے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! چیک کروالیں۔ میرے خیال میں اس سوال کو ہم سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں اور اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر اندر آنی چاہئے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6787 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گروپ انشورنس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*6787: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے تین فیصد گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام مدت ملازمت کے دوران اور ریٹائرمنٹ تک اپنی تنخواہ سے تین فیصد رقم کٹوانے کے باوجود ریٹائرمنٹ پر ان ملازمین کو گروپ انشورنس سے کوئی ادائیگی نہیں کی جاتی؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین سے ہونے والی اس زیادتی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پنجاب میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی مندرجہ ذیل سکیل کی بنیاد پر کی جاتی ہے:

ماہانہ کٹوتی	سکیل
55.00	1 To 4
64.00	5 to 10
110.00	11 to 15
165.00	16
221.00	17
322.00	18
386.00	19
459.00	20 & Above

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی کٹوتی حصہ (الف) میں دی گئی تفصیل کے مطابق ہوتی ہے اور گروپ انشورنس کی ادائیگی پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے سیکشن 5 ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اس کے تحت سرکاری ملازم کی وفات پر اس کے لواحقین کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت گروپ انشورنس کی ادائیگی پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہمیت کا حامل سوال ہے۔ 14-2013 میں ایک ارب 3 کروڑ 78 ہزار 207 روپے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد سے کاٹے گئے ہیں۔ اس میں ظلم یہ ہو رہا ہے کہ ہر ماہ لاکھوں کی تعداد میں سرکاری ملازمین انشورنس کمپنی کو اپنی تنخواہ کا certain share pay کرتے ہیں لیکن کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ وہ اپنا حصہ اسی صورت میں پاسکتا ہے جب وہ مر جائے یعنی اپنا حصہ لینے کے لئے مرنا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ 2004 میں بھی یہ سوال آیا تھا اور اس کا جواب جو محکمہ کی طرف سے دیا گیا تھا، انہوں نے صرف الفاظ کے گھن چکر میں ڈالا ہوا ہے، 2004 میں بھی یہ کہا گیا تھا بلکہ direction دی گئی تھی کہ اس پر کوئی proposal لائی جائے کہ کس طریقے سے سرکاری ملازموں کو ان کا حق دیا جا سکتا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں سرکاری ملازمین کو ان کا حق مل گیا ہے اور ہم آج سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود، حالانکہ ہمارے صوبہ کے لاکھوں ملازمین ہیں وہ اس حق سے محروم ہیں۔ اس کے باوجود وہ ہر مہینے اپنی تنخواہ میں سے اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اس میں share کرتے ہیں لیکن end میں انہیں کچھ نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری آپ سے اس سلسلے میں گزارش ہوگی کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ اس معاملے کو resolve کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سننے دیں، ابھی اس پر بات کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی معذرت کے ساتھ آپ کی اجازت سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، مجھے تو یہ سمجھ ہی نہیں آئی کہ معزز ممبر ضمنی سوال کرنا کیا چاہ رہے ہیں، یہ لمبی چوڑی تقریر میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری مؤدبانہ عرض تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات اگر گستاخی کے زمرے میں نہ جائے بڑے مؤدبانہ طریقے سے عرض کر رہا ہوں معزز ممبر جو mover ہے اس کو یہ حق تو نہیں ہے کہ لمبی چوڑی debate کرے، معزز ایوان کا قیمتی وقت ہے، اس میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک بلوچستان کا معاملہ ہے وہاں پر premium میں جو قسط ادا کی جاتی ہے اس مد میں اضافہ کر کے ان کو یہ benefit دیا گیا ہے، اس کے باوجود میں ان کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں چونکہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اس کے بورڈ کے چیئرمین ہیں ان کو یہ معاملہ refer کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس معاملے کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر اندر آنی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے کیا فرمایا ہے؟

جناب سپیکر: میں نے یہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس معاملے کو کمیٹی میں جانے سے پہلے اس کو اس بورڈ میں بھیجا جائے جس کی سربراہی ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے پاس ہے اس کمیٹی میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں financial complications آئیں گی۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ اب کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے، وہ بھی وہاں آ جائیں گے، آپ بھی اس میں اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 6975 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے ان کی درخواست آئی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7108 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی ادائیگی کا مسئلہ

*7108: **میاں طارق محمود:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے سرکاری ملازمین سے متعلقہ گروپ انشورنس سکیم، واحد سکیم ہے جس کے حصول کے لئے ملازم کا دوران سروس یا بعد از ریٹائرمنٹ پانچ سال کے اندر فوت ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں زندہ بچ جانے والے ملازمین کی کٹوتی کی رقم کا استعمال کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ عرصہ کے بعد زندہ بچ جانے والے ملازمین کو دیگر انشورنس پالیسیوں کی طرز پر بوقت ریٹائرمنٹ رقم کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ پنجاب حکومت نے سرکاری ملازمین کے اہلخانہ کے لئے پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازم کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پا جانے پر اس کے اہل خانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

(ب) جز (الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پا جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی کٹوتی کی رقم گروپ انشورنس کمپنی کو جاتی ہے اور گروپ انشورنس کمپنی agreement کے تحت کٹوتی کی بنیاد پر گروپ انشورنس کی رقم وفات پا جانے والے ملازمین کے لواحقین کو ادا کرتی ہے۔

(د) گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے۔ موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ب) میں ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟ اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ جز (الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پا جانے والے سرکاری ملازم کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ بندے کی موت اس کے ہاتھ میں ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پانچ سال کے اندر اندر مر جائے تب ہی وہ حقدار ہو سکتا ہے، ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس سوال کو بھی کمیٹی میں بھیج دیں وہاں اکٹھا فیصلہ ہو جائے گا چونکہ اس میں بھی وہی بات ہے اس لئے وہاں پر یہ ساری باتیں determine ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 7109 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گزشتہ پانچ سال کے دوران گریڈ 1 تا 15 کے ملازمین کی انشورنس کٹوتی سے متعلقہ تفصیل

*7109: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 11-2010 تا 15-2014 (پانچ سال) گریڈ ایک تا 15 کے سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کی کٹوتی کی گئی رقم کی تفصیل اور ملازمین کی تعداد سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں دوران سروس سرکاری ملازمین کے فوت ہونے کی صورت میں گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہر ایک فوت شدہ سرکاری ملازم کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم میں مرحوم ملازم کی اپنی کٹوتی شدہ رقم کتنی تھی، اس رقم پر منافع کتنا تھا اور حکومت / انشورنس کمپنی کا حصہ کتنا تھا؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم کی انوسٹمنٹ سے حاصل ہونے والے منافع کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی انشورنس کی رقم کی کٹوتی، اس پر لگنے والے منافع اور مرحوم ملازمین کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے۔ تاہم مالی سال 11-2010 تا 15-2014 میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	رقم کٹوتی شدہ
01-07-2010 to 30-06-2011	910,930,987
01-07-2011 to 30-06-2012	917,039,931
01-07-2012 to 30-06-2013	943,389,419
01-07-2013 to 30-06-2014	1,030,078,207
01-07-2014 to 30-06-2015	868,443,553

نوٹ: سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی ماہانہ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 11-2010 تا 15-2014 میں دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گروپ اِنشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازم کے متعلقہ اکاؤنٹس آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اِطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے آتی ہے۔ گروپ اِنشورنس کی رقم متعلقہ اِنشورنس کمپنی کو ادا کی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم بطور پریمیئم انشورنس کمپنی کو ادا کر دی گئی اور کوئی انوسٹمنٹ نہ کی گئی۔ اس طرح اِس رقم سے ویلفیئر فنڈ بورڈ نے کوئی منافع نہیں کمایا۔

(ہ) اِس جُز کے جواب کے لئے جز (ب) اور (د) کے جواب کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ایک ہی معاملہ ہے جو کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے اور اس کی وضاحت بھی تقریباً ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ connected اور relevant مسئلہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے میرے خیال میں یہ بھی اسی طرح کا معاملہ ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 7122 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کی گروپ انشورنس کی رقم و دیگر تفصیلات

*7122: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق مالی سال 10-2009 تا 14-2013 (پانچ سال) سکیل 16 تا 22 دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین اور ان کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات سال وار بیان فرمائیں؟

مالی سال	تمام ملازمین گریڈ 16 تا 22 کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انوسٹمنٹ پر جمع سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازمین کے متعلقہ آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں آتی ہے۔ سکیل / گریڈ وار تفصیل نہیں دی جاتی۔

دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے اہل خانہ کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مالی سال	تمام ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس BS-16to22	رقم کی انوسٹمنٹ پر سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم
2009-10	829,723,967	گروپ انشورنس کی رقم انوسٹمنٹ نہیں کی جاتی ہے۔	----	432	مرحوم ملازمین کی کٹوتی کی رقم علیحدہ مرتب نہ ہوتی ہے۔	260,245,777
2010-11	910,930,987	" " "	---	460	" " "	288,241,810
2011-12	917,039,931	" " "	---	471	" " "	308,894,692
2012-13	943,389,419	" " "	---	541	" " "	349,560,736
2013-14	1,030,078,207	" " "	--	588	" " "	379,279,771

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال بھی گروپ انشورنس کے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! منڈا صاحب! اس سوال کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ (قہقہے)

میاں طاہر: جناب سپیکر! ذرا وضاحت فرما دیں کہ یہ کون سی کمیٹی ہے؟

جناب سپیکر: سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 7124 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم دینے کی تفصیلات

*7124: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق مالی سال 10-2009 تا 14-2013 (پانچ سال) سکیل 1 تا 15 دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین اور ان کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات سال وار بیان فرمائیں؟

مالی سال	تمام ملازمین گریڈ 1 تا 15 کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انویسٹمنٹ پر جمع سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازمین کے متعلقہ آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں آتی ہے۔ سکیل / گریڈ وار تفصیل نہیں دی جاتی۔

دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے اہل خانہ کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال	تمام ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس BS-1to22	رقم کی انویسٹمنٹ پر سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم BS-1 to 15
2009-10	829,723,967	گروپ انشورنس کی رقم انویسٹمنٹ نہیں کی جاتی ہے۔	----	3,113	مرحوم ملازمین کی کٹوتی کی رقم علیحدہ مرتب نہ ہوتی ہے۔	561,262,820
2010-11	910,930,987	" " "	---	2,910	" " "	545,805,029
2011-12	917,039,931	" " "	---	2,948	" " "	575,057,272
2012-13	943,389,419	" " "	---	3,182	" " "	625,633,513
2013-14	1,030,078,207	" " "	--	3,676	" " "	743,066,951

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں اور انہیں یہ انشورنس کا پیسا دیا جاتا ہے کیا ان کی انشورنس گریڈوار ہوتی ہے یا سب کو ایک ہی رقم دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارا جو deceased گورنمنٹ آفیسر ہوتا ہے اس کے لئے گریڈوار انشورنس ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اگر during service فوت ہو جائے تو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری اس کی تھوڑی سی تفصیل بتائیں گے کہ گریڈوار کتنی کتنی رقم دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اگر محترمہ کہتی ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ گریڈ 1 سے 15 تک 3113 روپے ہے، گریڈ 16 سے اوپر 3432 روپے ہے اور 2010 سے لے کر 2015 تک جو مختلف کلیمز ہیں ان کی ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو تفصیل میں مانگ رہی ہوں وہ اس میں نہیں ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ اگر گریڈ 10 کا بندہ فوت ہوتا ہے تو اسے کتنی رقم ملتی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! گریڈ 10 کی تفصیل بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ گریڈ 10 کی تفصیل پوچھی نہیں گئی تھی تو اجلاس کے بعد میں اس کی ساری تفصیل لے کر محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس سوال کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اکیلے ان کو نہیں بلکہ یہ سارے ایوان کا معاملہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سارے ایوان کو بتا دیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں پانچ منٹ لیٹ آیا ہوں اس لئے میرا سوال بھی لے لیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے میاں محمد اسلم اقبال کی request آپ تک پہنچائی تھی کہ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے مجھے نہیں کہا۔ اگر مجھے کہتے یا میرے سٹاف کو کہتے تو یقیناً یہ بات ہوتی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے آپ کو ہی کہا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ان سے یہ سوال پوچھا گیا تھا اور ان کو یہ تفصیل دینی چاہئے تھی کہ گریڈ وار کتنی رقم decease کو دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ گروپ انشورنس کی رقم انوسٹمنٹ نہیں کی جاتی۔ یہ جو ہر مہینے لاکھوں روپیہ گروپ انشورنس کی مد میں سرکاری ملازمین کا کاٹتے ہیں اگر وہ بنک میں نہیں رکھی جاتی تو پھر اس رقم کو کدھر utilize کیا جاتا ہے چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں کوئی منافع نہیں آتا عام طور پر تو جب یہ رقمیں جمع کی جاتی ہیں تو کسی نہ کسی اکاؤنٹ میں رکھی جاتی ہیں اور اس کا monthly منافع بھی آتا ہے لیکن انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہمیں اس رقم پر کسی طرح کا بھی کوئی منافع نہیں آتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جس انشورنس کمپنی کے ساتھ ہمارا کنٹریکٹ ہے اے جی آفس سے ڈائریکٹ یہ amount ان کے اکاؤنٹ میں چلی جاتی ہے اور حکومت پنجاب کے پاس یہ پیسا نہیں ہوتا۔ بلکہ گروپ انشورنس کمپنی کے اکاؤنٹ میں پیسا جاتا ہے وہ اس کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں یا وہ اس پر کیا کام کرتے ہیں یہ ان کا کام ہے۔ ہمارا جو ان کے ساتھ کنٹریکٹ ہے اس کے مطابق ہم کٹوتی کر کے چیک ڈائریکٹ ان کے اکاؤنٹ میں بھیج دیتے ہیں۔ شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! آج سے کچھ عرصہ پہلے اسی اسمبلی کے floor پر سوال کیا گیا تھا جس کا جواب میرے پاس موجود ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ منافع کی رقم میں سے پانچ فیصد کمپنی رکھ کر باقی 95 فیصد منافع حکومت کو ادا کرتی ہے جو پراونشل ویلفیئر بورڈ کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتا ہے۔ یہ اسی اسمبلی

کا جواب ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ 95 فیصد منافع گورنمنٹ رکھتی ہے تو یہ جواب میں تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کو بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ویسے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنا بنتا نہیں ہے لیکن آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی پچھلی رپورٹ پڑھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہماری کوئی ایسی رپورٹ نہیں ہے۔ اگر کوئی ڈاکومنٹ ہے تو دکھا دیں۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس کا جواب دیں۔ یہ سوال بھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ within two months ایوان میں پیش کرے گی۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے لیکن اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا للہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ منڈا صاحب! آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب میرے پاس بھی نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، ایسے نہ کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا میری استدعا ہے کہ اگلے اجلاس میں اس کا جواب پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7238 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے وہ کہیں راستے میں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: سول سیکرٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

*3591: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتب کا خزانہ جو تقریباً 11 لاکھ کتب پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتب کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی 1924 میں قائم ہوا جو برصغیر کا سب سے بڑا اور پرانا آرکائیوز ہے اور انڈیا آفس لائبریری لندن کے بعد دوسرا بڑا ذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب میں آرکائیوز کے لئے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لئے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کو سول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

i. مقبرہ انارکلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں۔ جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کا ریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈ آفس میں 1948 سے 1995 کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کو سول سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔ سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔ عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکرٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔
ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لئے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔
iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لئے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔
iv. مقبرہ انارکلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔
v. آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلکہ پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔
vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔

حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا 1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔ 2008-09 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 2008-09 میں سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔ آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکرٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکرٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکرٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک" یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔ اس کی 300 الماریوں میں 70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکرٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکرٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے اسے "خطرناک" قرار دے دیا۔ 2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی

نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جاسکے۔ منسلکہ۔ Iایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے سول سیکرٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتب کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکرٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ "بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جا سکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکرٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لئے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے 187.542 ملین روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لئے 100.000 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ و بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96-اے، اپر مال، لاہور، جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لئے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جاسکے۔ یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہذا ڈی جی، ایل ڈی اے سے بھی رائے لی گئی انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی۔ منسلکہ۔ IIایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے

میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تاحال یہ فنڈ نہیں ملا۔ منسلکہ-III ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لئے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے اس لئے وزیراعلیٰ پنجاب کو دسمبر 2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنا دی جائے۔ سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ سکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیراعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجا کی گئی ہے۔ اس سمری میں وزیراعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ سکیم کے نفاذ کے لئے وسائل وطریق کار تلاش کر کے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23-اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز و لائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ-iv ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ:

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی-I تیار کرائے گا۔

(ب) ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لئے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی re-allocation سے ہو گا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی-I تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بہتر طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

لاہور: جی او آر (ون) میں رہائش پذیر افسران اور وزراء

کے بجلی و ٹیلی فونز کے بلز کی تفصیلات

*2154: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر-I لاہور کے اندر رہنے والے سرکاری افسران اور وزراء ہر ماہ کتنی قیمت کی بجلی استعمال کر سکتے ہیں؟

(ب) جون 2012 سے ان تمام کے اب تک کے بجلی بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) جی او آر-I میں رہائش پذیر افسران و وزراء کے ٹیلیفون کے بلز کی limit بیان کی جائے اور مذکورہ بالا عرصہ کے بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب منسٹرز (تنخواہوں، الاؤنسز و استحقاقات) ایکٹ 1975 کے سیکشن 8 کے تحت صوبائی وزیر کو الاٹ کی گئی رہائش گاہ کا بجلی کا بل حکومت کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ تاہم جی او آر-I لاہور میں رہائش پذیر وزراء کے لئے بجلی کے بلوں کی کوئی مقررہ حد نہ ہے۔ سیکشن ہذا کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ چٹھی نمبری FD.SR-I/9-14/2002 مورخہ 17-اکتوبر 2007 جاری کردہ محکمہ خزانہ پنجاب کے مطابق یکم اکتوبر 2007 سے تمام انتظامی سیکرٹری صاحبان کی سرکاری رہائش گاہوں پر گورنمنٹ کے اخراجات پر بجلی، پانی اور گیس کی سہولت کی منظوری دے دی گئی ہے اس بابت آفیسر کی رہائش گاہ پر ماہانہ خرچہ -/30,000 روپے سے نہیں بڑھے گا۔ یہی سہولت جو کہ پہلے ہی چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پرنسپل سیکرٹری (فنانس اور ٹیکسیشن)، چیئرمین پی اینڈ ڈی، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب، پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر اور پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر کو حاصل ہے بغیر کسی بالائی حد کے ایسے ہی جاری رہے گی۔ کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جی او آر-I کے باقی الاٹیز کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی الاٹیز کے متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(ب) جی او آر ون لاہور میں وزراء کی رہائش گاہ کے متعلق جون 2012 تا اپریل 2015 تک کے بجلی کے بلوں کی تفصیل جیسا کہ ایگزیکٹو انجینئر ففتھ پراونشل بلڈنگز ڈویژن لاہور نے بھیجی ہے، تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ افسران کے بجلی کے بلوں کی بابت جواب

جز(الف)میں عرض کر دیا گیا ہے۔البتہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور سیکرٹری آرکائیوز، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ ایک صوبائی وزیر حکومت کے خرچہ پر اپنی رہائش گاہ پر دو فون رکھنے کا مجاز ہے۔بشرطیکہ اُس کی رہائش گاہ پر لگے دونوں فون مجموعی طور پر10ہزار کالز کی مالیت سے نہ بڑھ پائیں(23,600روپے کے برابر) اس ضمن میں (تنخواہوں، الاؤنسز واستحقاقات)ایکٹ 1975 کے سیکشن 20کی کاپی تتمہ (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جی اوآر۔I میں موجود وزراء کے جون2012تااپریل،2015تک کے بلوں کی تفصیل جیسا کہ کیبنٹ ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی نے مہیا کی ہے،تتمہ (و)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جی اوآر۔I لاہور میں افسران کے ٹیلی فون بلوں کی حد کے متعلق محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی چھٹی نمبریNo.PW-H-2-24/Tele/84(P)مورخہ16.11.2002 کی کاپی تتمہ لف (ز)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید عرض ہے کہ ان تمام ماسوائے سروسز اینڈجنرل ایڈمنسٹریشن کے سرکاری افسران کے ٹیلیفون بل اداکرنا بھی اسٹیٹ آفس یابلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہ ہے۔سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے افسران کے متعلق ٹیلی فون بلزکی ادائیگی کی تفصیلات تتمہ (ک)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اسٹیٹ آفس کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5585: محترمہ خدیجہ عمر:کیاوزیراعلیٰازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کے سال 2011-12، 2012-13اور2013-14کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ب) اس کے ملازمین کی ان سالوں کی تنخواہوں اورٹی اے/ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) سب سے زیادہ ٹی اے/ڈی اے کس آفیسر/ملازم نے،ان سالوں کے دوران حاصل کیا؟

(د) ان ملازمین میں سے کس کے پاس سرکاری گاڑی ہے، یہ کس ماڈل اور کمپنی کی ہے، ان سالوں کے ڈیزل/پٹرول کے اخراجات سال وار بتائیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں جواب درج ذیل پر موجود ہے۔

سال	تنخواہیں
2011-12	4976013/-
2012-13	5350071/-
2013-14	5909853/-
میزان کل:	16235937/-

(ب) اسٹیٹ آفس کے ملازمین کی مذکورہ سالوں کی تنخواہوں کی تفصیل تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ٹی اے/ڈی اے کے اخراجات کے ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران کسی ملازم کو ٹی اے/ڈی اے نہ دیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران کسی ملازم کو ٹی اے/ڈی اے نہ دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس (سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ) لاہور میں واقع 6جی اوآر زاور 5کالونیز کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔ یہ جی اوآر زاور کالونیز لاہور میں مختلف مقامات پر واقع ہیں۔ اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ (انفورسمنٹ سیل) کو روزانہ کی بنیاد پر ان جی اوآر زاور کالونیز میں مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں دورہ کرنا پڑتا ہے

i. قبضہ دلانااور قبضہ واپس لینا/ناجائز قابضین کے بارے میں انکوائری کرنااور ان سے سرکاری گھرواگزار کرانا/قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنا، سرکاری گھروں کی انسپیکشن کرنا نیز عدالتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں سول کورٹس، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں پیش ہونا۔

مندرجہ بالا امور کی انجام دہی کے لئے اسٹیٹ آفیسر کو سرکاری گاڑی 2007ماڈل سوزوکی کلٹس مہیا کی گئی جس کے پٹرول کی مطلوبہ تفصیل جیسا کہ موٹر ٹرانسپورٹ آفس (سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ) سے موصول ہوئی ہے درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سال	گاڑی نمبر	پٹرول لیٹرز میں	اخراجات پٹرول روپے تقریباً
1	2011	LEG-1127	1997	199700
2	2012		2081	208100
3	2013		1306	130600
	ٹوٹل		5384	538400

سرکاری افسران کے غیر ملکی دوروں سے متعلقہ تفصیلات

*5586: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2012 سے آج تک صوبہ کے گریڈ19 اور اوپر کے افسران نے سرکاری طور پر کس کس ملک کا وزٹ کیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور بیرون ملک دورہ کا مقصد کیا تھا؟

(ب) ان کے دوروں پر حکومت کی طرف سے کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل دورہ وار بتائیں؟

(ج) ان دوروں پر ان افسران کو کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی، تفصیل دورہ وار اور افسر وار بتائیں؟

(د) کتنے دورے بیرون ممالک کی درخواست پر کئے گئے تھے اور کتنے حکومت پنجاب کی طرف سے کئے گئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2012 سے آج تک صوبہ کے گریڈ19 اور اوپر کے جو افسران تربیتی کورسز / ورکشاپس پر بیرون ملک بھیجے گئے ان کی تفصیل مع ملک ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کچھ افسران کے بیرون ملک دورے کا مقصد حکومت کے جاری منصوبہ جات کے متعلق غیر ملکی حکومتوں / اہلکاروں سے مذاکرات کرنا تھا۔ ان دوروں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضمیمہ (الف) پر دی گئی بیرون ملک دوروں پر حکومت کے خزانہ سے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ تاہم افسران کے سرکاری دورے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کی مد میں حکومت کے خزانہ سے یکم جنوری2012 سے تا حال -/43,972,992 روپے خرچ کئے۔

(ج) افسران کے بیرون ملک سرکاری دوروں پر ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی رقم کی دورہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بیرون ممالک / تربیتی اداروں کی درخواست پر حکومت پنجاب کے افسران نے 259 دورے کئے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ حکومت پنجاب / مجاز اتھارٹی کے احکامات کی تکمیل میں افسران نے بیرون ملک کے 151 دورے کئے؟ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بی او آر کے ملازمین کو سرکاری کالونی میں الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6207: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت لاہور کی سرکاری کالونیوں میں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے تین حصے ہیں جو کہ مال کالونی اور ریلیف پر مشتمل ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو بغیر کسی وجہ سے سرکاری مکان کی الاٹمنٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت کب تک ان محروم ملازمین کو اس کا حق دینے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت لاہور کی سرکاری کالونیوں میں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں۔

(ب) بورڈ آف ریونیو پنجاب محکمہ مال، کالونی، اشتمال، بحالیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا ہے۔

(د) اس بابت یہ عرض کیا جاتا ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (ترمیم شدہ 2009) کے پیرا 7 کے تحت لاہور میں تعینات مندرجہ ذیل اداروں کے سرکاری ملازمین سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کے زیر انتظام کالونیوں/GORs میں رہائش گاہ حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

I. لاہور ہائی کورٹ (صرف پرنسپل سیٹ پر)

II. پنجاب سول سیکرٹریٹ

III. صوبائی اسمبلی پنجاب (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو سرکاری گھر کے لئے رجسٹر کیا جاتا ہے۔البتہ دفتر ڈائریکٹر جنرل صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی(PDMA) کے ملازمین کو دیگر attach department کی طرح سروسز اینڈ جی اے ڈی کے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہ کے لئے رجسٹر نہیں کیا جاتا کیونکہ مذکورہ اتھارٹی سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ میں نہ آتی ہے۔ پنجاب رولز آف بزنس 2011 کے فرسٹ شیڈول(سیریل نمبر33) کی کاپی تتمہ(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جی او آر۔III شادمان لاہور میں سرکاری کوارٹرز سے متعلقہ تفصیلات

683: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر۔III شادمان لاہور کے سٹاف کوارٹر کی چھتوں پر پردہ وال یا گرل نہیں لگی ہوئی جس سے الاٹیوں کے بچے گر کر زخمی بھی ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کوارٹرز کے لئے چھتوں پر پردہ وال یا گرل لگانے کے لئے تخمینہ بنا کر تعمیراتی کام شروع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ سٹاف کوارٹرز کی چھتوں پر پردہ وال بنانے یا گرل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ متعلقہ ایس ڈی او بلڈنگز کے مطابق محکمانہ ضابطہ کے مطابق چھتوں پر کوئی پردہ وال نہیں ہوتی نہ کوئی گرل یا سیڑھی ہوتی ہے ماسوائے(perapit)وال کے جو کے صرف 1½ فٹ ہوتی ہے۔

(ب) متعلقہ ایس ڈی او بلڈنگز کے مطابق ایسا کوئی بھی تخمینہ بنا ہے اور نہ ہی ایسی کوئی ہدایت جاری ہوئی ہے۔

(ج) ایسی کوئی بھی سکیم زیر غور نہ ہے، حسب ضابطہ کوارٹرز کی چھتوں پر(perapit)وال موجود ہے جو کہ 1½ فٹ ہوتی ہے۔

صوبہ بھر میں انٹی کرپشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

830: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ انٹی کرپشن کے کل کتنے دفاتر ہیں، نیزیہ دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں اور ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ انٹی کرپشن میں کل کتنے دفاتر ہیں، نیزیہ دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں اور ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ انٹی کرپشن میں کام کرنے والے سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) ضلع لاہور میں محکمہ انٹی کرپشن میں کل کتنی اسامیاں ہیں نیزان اسامیوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

(ہ) محکمہ انٹی کرپشن عوام کو ریلیف دینے کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے نیز سال 2013-14 کے دوران اس محکمے نے کل کتنے کیسز اور انکوائریاں مکمل کیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں زیر التواء کیسز کی وجہ سے سائلین اور عوام میں شدید مایوسی پائی جارہی ہے نیز حکومت اس مایوسی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں انٹی کرپشن کے کل 46 دفاتر ہیں۔ ایک HQ-2 فرید کوٹ ہاؤس اور ایک ریجنل HQ 6 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ ہر ڈویژن میں ایک ایک ریجنل ڈائریکٹر اور ہر ضلع میں ایک انٹی کرپشن کا دفتر ہے۔ ان میں کل 1713 اسامیاں ہیں جن میں 1282 پر سٹاف کام کر رہا ہے باقی 431 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ ایک ڈائریکٹوریٹ آف انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ 2 فرید کورٹ ہاؤس اور ایک ریجنل HQ 6 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور پر واقع ہے اور ان میں کل 312 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 239 افراد پر مشتمل سٹاف کام کر رہا ہے۔

(ج) ضلع لاہور انٹی کرپشن میں کام کرنے والے سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ ان دونوں دفاتر میں کل 312 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 73 اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ ہذا کو محکمہ پولیس اور دیگر محکمہ جات سے افراد ڈیپوٹیشن پر لینے پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب مختلف محکمہ جات کو خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً مراسلہ جات جاری کرتی رہتی ہے۔

(ہ) محکمہ انٹی کرپشن عوام کو ریلیف دینے کے لئے موجودہ وسائل کو استعمال کرتے ہوئے کیسز اور انکوائریوں کو میرٹ پر نمٹا رہا ہے۔ سال 14-2013 کے دوران مکمل کئے گئے کیسز اور انکوائریوں کی تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ حکومت کی ترجیح ہے کہ سرکاری محکمہ جات میں کرپشن کا خاتمہ کیا جائے اور عوام کو فوری اور سستا انصاف مہیا کیا جائے۔

لاہور میں انٹی کرپشن کے عملہ سے متعلقہ تفصیلات

831: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن میں عملے کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں عملے کی قلت کی وجہ سے 500 انکوائریاں التواء کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی چار، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی تین اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 35 سیٹیں خالی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں ریجنل ڈائریکٹر اکثر و بیشتر دفتر نہیں آتے جس کی وجہ سے متعدد کیس التواء میں پڑے رہتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن کے ریجن ڈائریکٹر گھر میں ہی سرکاری کام سرانجام دیتے ہیں اور وہ بھی صرف ضروری کام، دیگر کام التواء میں پڑے رہتے ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر گجرات کی اسامی خالی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر سیالکوٹ کی اسامی خالی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں انٹی کرپشن کے عملے کی کل تعداد 312 ہے۔ جس میں سے 239 اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ 73 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن موجودہ عملے کی خدمات استعمال کرتے ہوئے زیر التواء تمام انکوائریوں کو میرٹ کے مطابق یکسو کر رہا ہے۔ اس وقت پنجاب بھر میں 5926 انکوائریاں زیر التواء ہیں۔

(ج) محکمہ انٹی کرپشن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی 32، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی 80 اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 319 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) تمام ریجنل ڈائریکٹرز وقت مقررہ پر دفتر حاضر ہوتے ہیں اور اپنا کام روزانہ کی بنیاد پر سرانجام دیتے ہیں۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) جی ہاں! ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی کرپشن گجرات کی اسامی خالی ہے جہاں کسی مناسب افسر کی دستیابی پر اسے لگا دیا جائے گا۔

(ز) جناب حسن رضا خان ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی کرپشن سیالکوٹ تعینات ہیں۔

گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے بنیوولینٹ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

859: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی بی ایس۔16 گزیٹڈ اور بی ایس۔16 نان گزیٹڈ ملازمین کی برابر ہوتی ہے نیز بی ایس۔16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کی Monthly grant, Special assistance, Scholarships, funeral grant اور ریٹائرمنٹ پر farewell grant کی ادائیگی جو بینوولینٹ فنڈ سے کی جاتی ہے کیا اس میں فرق ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 05-03-2014 کو صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کا اجلاس ہوا تھا جس میں بورڈ نے ایک کمیٹی تشکیل دی کہ کمیٹی قوانین میں ترمیم کی سفارشات آئندہ بورڈ

کے اجلاس میں پیش کرے گی اگر ہاں تو اس کمیٹی کی سفارشات کیا تھیں اور کیا ان پر عملدرآمد ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بی ایس۔16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں پائے جانے والے امتیاز کے حوالے سے راہنمائی طلب کی تھی جس کی روشنی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے advice دی کہ بی ایس۔16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں امتیاز ختم کیا جائے جس پر محکمہ نے کہا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی راہنمائی کی روشنی میں جلد ہی قواعد میں ترمیم کر دی جائے گی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قواعد میں ترمیم کر دی گئی ہے اگر نہیں تو محکمہ کب تک بی ایس۔16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں پایا جانے والا تفاوت ختم کر دے گا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بی ایس۔16 کے تمام پنجاب گورنمنٹ ملازمین آفیسر ہیں اور ان کی بنیادی تنخواہ سے تین فیصد کے حساب سے بہبود فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ان کی گرانٹ میں کوئی فرق نہ ہے گریڈ16 کے ملازمین کو جو گرانٹس بہبود فنڈ سے دی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹس	BPS-16
ماہانہ امداد	-/3500روپے
تجہیزوتکفین:	-/10000روپے
شادی گرانٹ: حاضر سروس	-/40000روپے
فوت شدہ	-/50000روپے
الوداعی گرانٹ	آخری بنیادی تنخواہ
سکالرشپ:	
برائے کلاس اول تا میٹرک	-/5000روپے
(صرف فوت شدہ ملازمین کے بچوں کے لئے)	
ایف اے، بی اے اور مساوی کلاسز	-/14000روپے
بی ایس سی (آنرز) ایم اے، ایم فل اور مساوی کلاسز	-/16000روپے

(ب) یہ درست ہے۔ مورخہ 14۔03۔05 کو صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے اجلاس میں تشکیل پانے والی کمیٹی کی مورخہ 14-08-21 سفارشات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہیں اور ان کی روشنی میں قوانین میں تبدیلی کا مسودہ زیر غور ہے اور جلد ہی قوانین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی رائے کے مطابق اب گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ کی term ختم ہو چکی ہے اب گریڈ15-1 آفیشل اور 16 آفیسر ہیں بہبود فنڈ بورڈ اب گریڈ16 کے ملازمین کو آفیسر تصور کرتے ہوئے گرانٹ جاری کر رہا ہے قواعد میں ترامیم مسودہ میں شامل ہے۔

(د) جواب اثبات میں ہے۔ قوانین کی تبدیلی کا یہ مسودہ زیر غور ہے اور جلد ہی قوانین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔

پنجاب پبلک لائبریری سے متعلقہ تفصیلات

986: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور کا وجود کب عمل میں آیا اور یہ کہاں واقع ہے؟

(ب) پنجاب پبلک لائبریری کتنے رقبے پر محیط ہے؟

(ج) پنجاب پبلک لائبریری میں کتنی نایاب کتابیں موجود ہیں؟

(د) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں لائبریری کا انچارج کون ہے اور اس کو حکومت کی طرف سے کون کون سی مراعات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں طالب علموں / طالبات کے بیٹھنے کے لئے کون کون سی جگہوں کو مخصوص کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور 1884 میں گورنر پنجاب لارڈ ایچیسن کی خواہش پر معرض وجود میں آئی۔ یہ عجائب گھر کے عقب میں لائبریری روڈ پر واقع ہے۔

(ب) پنجاب پبلک لائبریری لاہور 16.64 کنال رقبے پر محیط ہے۔

(ج) پنجاب پبلک لائبریری لاہور ملک کی سب سے بڑی اور قدیم پبلک لائبریری ہے۔ اس میں تقریباً 2500 نایاب کتب موجود ہیں۔

(د) لائبریری کا انچارج چیف لائبریرین ہوتا ہے۔ اس وقت مسز عذرا عثمان ڈپٹی چیف لائبریرین (گریڈ19) کے پاس اضافی چارج ہے۔ جو کہ گریڈ20 کی پے آف دی پوسٹ لے رہی ہیں۔

یہ گاڑی کے علاوہ کسی قسم کی دیگر مراعات نہیں لے رہیں جبکہ تنخواہ سے اپنا کنوینس الاؤنس بھی کٹواتی ہیں۔

(ہ) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں درج ذیل شعبہ جات میں عام قارئین کے ساتھ ساتھ طالب علموں / طالبات کے لئے بیٹھنے کی جگہ مخصوص ہے:

1. شعبہ السنہ الشرقیہ کا ہال عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات کے لئے مخصوص ہے۔
2. بیت القرآن میں عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات قرآن وحدیث سے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔
3. ریکارڈ سیکشن کے ہال میں پرانے ونایاب اخبارات وریپورٹس سے ریسرچ سکالرز اور پی ایچ ڈی سے متعلق طلباء وطالبات مطالعہ کرتے ہیں۔
4. بارہ دری کے ہال میں کرنٹ اخبارات پڑھنے کے لئے رکھے جاتے ہیں جن سے عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات اخبارات کے علاوہ اپنی ذاتی کتب کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔
5. جگہ کی کمی کے پیش نظر شعبہ اطفال میں بچوں کے علاوہ سی ایس ایس، پی سی ایس، ایم بی بی ایس، ایم بی اے، جوڈیشری سے متعلق طلباء وطالبات کا لائبریری مواد کے علاوہ اپنی ذاتی کتب کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔
6. ای لائبریری میں بھی طلباء وطالبات انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔
   1. لائبریری کا نظم ونسق حکومت پنجاب، آرکائیوز اینڈ لائبریریز ونگ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ذمے ہے۔
   2. حکومت پنجاب لائبریری کو 6کروڑ 16لاکھ 22ہزار روپے سالانہ گرانٹ مہیا کرتی ہے۔

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں گاڑیوں کی تفصیلات

1032: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں کل کتنی گاڑیاں موجود ہیں اور کون کون سے گریڈ کے افسران کے، کب سے زیر استعمال ہیں؟

(ب) ان گاڑیوں میں ماہانہ پٹرول کتنا استعمال ہوتا ہے ہر گاڑی کی تفصیل اور جس کے زیر استعمال ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں کل 305 گاڑیاں موجود ہیں۔ جو صوبائی وزیروں، مشیروں، پارلیمانی سیکرٹریوں، چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیوں، سپریم کورٹ و

لاہور ہائی کورٹ کے جج صاحبان، پروٹوکول ڈیوٹیزاور گریڈ17 سے گریڈ22 کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔مزید برآں دوران سروس فوت ہونے والے سرکاری افسران کو پالیسی کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے گھر اور گاڑی کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔پالیسی کی کاپی بطور تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے عہدہ اور گریڈ کے حساب سے درج ذیل پالیسی ترتیب دی ہوئی ہے اور تمام عہدہ داران کو اسی حساب سے پٹرول جاری کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری	150سے200لیٹر
ایڈیشنل سیکرٹری	150سے175لیٹر
ڈپٹی سیکرٹری	125سے150لیٹر
سٹاف آفیسرز ٹو چیف سیکرٹری/ایڈیشنل چیف سیکرٹری	125سے200لیٹر

یہ گاڑیاں صوبائی وزیروں، مشیروں، پارلیمانی سیکرٹریوں، صوبائی چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹیوں، سپریم کورٹ ولاہور ہائی کورٹ کے جج صاحبان، پروٹوکول ڈیوٹیزاور گریڈ17 سے گریڈ22 کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔ تفصیل بطور تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت کے وزراء اور مشیران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات

1033: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کے کل کتنے وزراء اور مشیر ہیں؟

(ب) ان کے زیر استعمال گاڑیاں اور پٹرول کی تفصیلات بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کے کل28وزراء اور مشیر ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کے وزراء اور مشیران کو مجوزہ پالیسی کے مطابق پٹرول جاری کیا جاتا ہے۔ پالیسی کی کاپی بطور تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
حکومت پنجاب کے وزراء اور مشیران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات بطور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سول سیکرٹریٹ میں گاڑیوں کی تفصیلات

1076: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ میں کون سے ماڈل کی کون سی گاڑیاں / جیپ موجود ہیں، یہ کس کس سال ماڈل کی ہیں اور ان کی قیمت علیٰحدہ علیٰحدہ درج کریں؟

(ب) سرکاری گاڑیوں کے استعمال کے کیا قواعد و ضوابط ہیں، کیا سرکاری افسران اپنے بچوں کو سکول / کالج / یونیورسٹی لانے، لے جانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور سرکاری افسران کی فیملیز خرید وفروخت یا فیملی فنکشنز کے لئے استعمال کر سکتی ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب کے پول میں کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں۔ یہ بھی بتائیں کہ وزیر اعلیٰ کتنی سی سی طاقت کی سرکاری گاڑی استعمال کر سکتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سول سیکرٹریٹ میں سال 1985 سے 2014 ماڈل کی ٹیوٹا کرولا، ٹیوٹا GLI، ٹیوٹا الٹس، ٹیوٹا ڈبل کیبن، ہنڈا سٹی، ہنڈا سوک، سوزوکی کلٹس، سوزوکی مہران گاڑیاں اور پوٹھوہار جیپیں موجود ہیں۔ گاڑیوں کی قیمتیں اکثر اوقات، ٹیکس کی کمی وبیشی اور نیا ماڈل آنے سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں لہٰذا پرانے ماڈل کی گاڑیوں کی قیمتوں کا تعین مشکل ہے۔

(ب) سرکاری گاڑیاں صرف سرکاری کاموں اور افسران کے آنے جانے کے لئے ہی استعمال کی جاتی ہیں اور گاڑیوں کے استعمال کا ریکارڈ باقاعدہ طور پر لاگ بک میں درج کیا جاتا ہے جس کا ڈرائیور اور افسر ذمہ دار ہوتا ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ، پنجاب کے پول میں 9 سرکاری گاڑیاں ہیں۔ چونکہ وزیر اعلیٰ، پنجاب سرکاری امور کی انجام دہی کے لئے ذاتی گاڑی استعمال کرتے ہیں اس لئے یہ گاڑیاں VVIPs اور foreign dignitaries کے دوروں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ تفصیلات منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مزید برآں 37 گاڑیاں جنرل پول ڈیوٹی کے لئے مختص ہیں اور 98 گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں۔ تفصیلات تتمہ (ب وج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں نیز وزیر اعلیٰ، پنجاب کتنے سی سی کی گاڑی استعمال کر سکتے ہیں اس کی کوئی قانونی صراحت موجود نہیں ہے تاہم

موجودہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر bullet proof گاڑیوں کی مزید تفصیلات دینا مناسب نہیں ہے۔

پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور سے متعلقہ تفصیلات

1138: میاں طاہر: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک "سی" میں کتنے مکان / کوارٹرز ہیں ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازم ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی مدت میعاد ختم ہونے کے باوجود ان کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں، تفصیلات بتائیں؟

(ج) کتنے افراد ناجائز قابضین رہ رہے ہیں، ناجائز قابضین کے نام، کوارٹر نمبر اور وہ کتنے عرصہ سے رہائش پذیر ہیں؟

(د) جس کوارٹر / مکان میں لوگ ناجائز رہائش پذیر ہیں یا ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی استحقاق کی میعاد ختم ہونے کے باوجود رہائش پذیر ہیں ان سے حکومت یہ کوارٹر / مکان جلد از جلد خالی کرواکر ان کے اصل الاٹی کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک (سی) میں کل 48 کوارٹر ہیں۔ ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ اور گریڈ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک سی میں دو ملازم اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی رہائش پذیر ہیں۔ وجوہات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. C-3/JTC کا رہائشی جو بطور سٹاف کار ڈرائیور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ مورخہ 30.09.2014 کو ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کا دو ماہ کا عرصہ 30.11.2014 کو ختم ہوا۔ بعد ازاں اس کی درخواستیں / ہائی کورٹ سے مقدمات خارج ہونے پر اور نئے الاٹی (قاسم سلطان، بیرر، پنجاب اسمبلی) کی فائل کردہ رٹ پٹیشن نمبر 34610/15 پر عدالت عالیہ کے فیصلہ مورخہ 4-فروری 2016 کی روشنی میں 31-مارچ 2016 تک یہ رہائش گاہ غلام سرور موجودہ الاٹی سے خالی کرائی جائے گی۔

2. رہائشی کوارٹر نمبرC-4/JTC بشیر احمد مورخہ 24-جون 2015 کو طبی بنیادوں پر ریٹائرڈ ہوئے اور دو ماہ کا عرصہ 24-اگست 2015 کو ختم ہوا۔ اب ان کی طرف سے پالیسی کے تحت مزید چھ ماہ رہائش گاہ رکھنے کی درخواست 09.03.2016 کو آئی ہے جبکہ یہ 6 ماہ کا عرصہ بھی 24-فروری 2016 کو ختم ہو چکا ہے۔

اگرچہ بشیر احمد رہائشی نے سول کورٹ میں کیس فائل کر دیا ہے۔ مگر سٹے آرڈر نہ ہونے کی وجہ سے اُس کے خلاف بے دخلی کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے۔ کہ مذکورہ کوارٹرز میں کوئی بھی ناجائز قابض موجود نہ ہے۔

(د) جواب ضمن پیرا (ب) میں عرض کر دیا گیا ہے۔

سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں سٹینو گرافرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1205: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے سٹینو گرافروں کی 240 اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کا اشتہار دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں165 امیدوار کامیاب ہوئے جن میں پانچ خواتین امیدوار شامل تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں انٹرویو کے موقع پر ایسے سوال کئے گئے جن کا سٹینو گرافر کی مہارت اور تعلیمی قابلیت سے کوئی تعلق نہ تھا اور 49 امیدوار بشمول 5 لڑکیوں کو من مانی کرتے ہوئے فیل کر دیا گیا؟

(د) کیا حکومت شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں پاس ہونے والے تمام امیدواروں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے مطالبہ پر 240 اسامیوں کو پُر کرنے کا اشتہار دیا تھا۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں 165 امیدوار کامیاب ہوئے جن میں پانچ خواتین امیدوار بھی شامل تھیں۔

(ج) یہ سوال ہمارے متعلقہ نہ ہے کیونکہ امیدواروں کی حتمی سلیکشن کا اختیار پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس ہے۔ تاہم پبلک سروس کمیشن نے 240اسامیوں کے عوض 119 امیدواروں کی سفارشات بھیجی ہیں جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔

(د) حکومت پنجاب / محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں پاس ہونے والے تمام امیدواروں کو بھرتی نہیں کر سکتی کیونکہ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبرSOR-III(S&GAD)1-14/75 مورخہ2004-07-24 کے مطابق صرف پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سفارش کردہ امیدواروں کو ہی بھرتی کر سکتا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں سرکاری کوارٹر کو خالی کروانے کے لئے اقدامات

1229: قاضی احمد سعید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوران ملازمت انتقال کرنے والے الاٹی کی بیوہ کو پانچ سال یا تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے اگر ہاں تو اس پالیسی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر جنوری2010 سے اب تک وحدت کالونی میں دوران ملازمت انتقال کر جانے والے کسی الاٹی کی بیوہ کو کوئی سرکاری گھر عرصہ پانچ سال یا تاریخ ریٹائرمنٹ تک توسیع دی گئی ہے تو کوارٹر وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ A-7 وحدت کالونی لاہور میں الاٹی کی بیوہ کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی جو کہ 2-اپریل2015 کو ختم ہو گئی اور رولز relax کر کے دی گئی مزید توسیع بھی15-12-01 کو ختم ہو گئی ہے لیکن تاحال مذکورہ کوارٹر پر بیوہ قابض ہے اور محکمہ مذکورہ کوارٹر خالی کروانے میں لیت ولعل سے کام لے رہا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کوارٹر کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دوران ملازمت انتقال کرنے والے الاٹی کی بیوہ کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے۔سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی الاٹمنٹ پالیسی1997(ترمیم شدہ2009)کی شق(33)A کی کاپی تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوری2010 سے اب تک وحدت کالونی میں دوران ملازمت انتقال کر جانے والے جن الاٹی کی بیواؤں کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک توسیع دی گئی ہے ان کی تفصیل تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس بابت عرض ہے کہ بیوہ کو بے دخلی کا نوٹس 14۔دسمبر 2015 کو بھیجا گیا تھا بعد ازاں وزیراعلیٰ کے حکم نامہ مورخہ 11۔دسمبر2015 کے تحت بیوہ کے بیٹے(فیضان محمود،جونیئر کلرک،وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ)اس کی اہلیت کے مطابق(انڈر پیرنٹ کنسیشن سکیم)کے تحت) (دو روم جونیئر کوارٹر)U15/WC وحدت کالونی الاٹ کیا گیا ہے جس کا قبضہ 2۔مارچ2018 کے بعد ملے گا جو کہ اس کے موجودہ رہائشی کی تاریخ ریٹائرمنٹ ہے۔مزید یہ کہ بیوہ نے بے دخلی کے نوٹس کے خلاف سول عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

(د) حقیقی صورتحال ضمن پیرا(ج) بالا میں بیان کر دی گئی ہے۔البتہ حکم امتناعی خارج ہونے کے بعد قبضہ کوارٹر نمبر WC/7-A کے نئے الاٹی(سجاد احمد،رپورٹر،پنجاب اسمبلی)کو بے دخلی کارروائی مکمل کر کے دے دیا جائے گا۔

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

1284: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 اور2015 کے دوران لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ کی گئیں،تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران آؤٹ آف ٹرن جن ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئیں ان کے نام،عہدہ اور گریڈنیز الاٹمنٹ نمبر،تاریخ الاٹمنٹ اور اسٹیٹ آفس کی لسٹ کے اندراج کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) مذکورہ رہائش گاہیں کس کے حکم پر الاٹ کی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال14-2013 اور2015 کے دوران لاہور میں 161 سرکاری رہائش گاہیں ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ کی گئیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں تفصیل جز(الف) میں درج کر دی گئی ہے۔

(ج) اس بابت عرض ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں مجاز اتھارٹی کے حکم پر الاٹ کی گئی ہیں۔

لاہور: تین سالوں کے دوران آؤٹ آف ٹرن الاٹ کردہ سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

1285: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارلحکومت لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں کیٹیگری وار کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ سرکاری ملازم محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائرڈ ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں ان ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کا عہدہ سرکاری رہائش گاہ کا نمبر اور کب سے سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تین سالوں کے دوران پالیسی کے برعکس لاہور میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی گئی ہیں، موجودہ حکومت نے پچھلے تین سالوں کے دوران پالیسی کے برعکس آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کئے، ان کے الاٹی کا نام، عہدہ محکمہ اور گھر کا نمبر تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے حکومت نے پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے گھر اس سکیم کے تحت الاٹ کئے؟

(ہ) کیا حکومت خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے اور میرٹ پالیسی پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں کل 3704 سرکاری رہائش گاہیں ہیں جن کی کیٹیگری وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اسٹیٹ آفس ایسے مقدمات کی مکمل پیروی کرتا ہے اور ان کے خارج ہونے پر بے دخلی کی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ایسے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔البتہ پچھلے تین سالوں کے دوران مجاز اتھارٹی کے حکم پر 161 گھر آؤٹ آف ٹرن الاٹ کئے،ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس بابت عرض ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا26 کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے جن سرکاری ملازمین کو پچھلے تین سالوں میں میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہوئے ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق کوئی الاٹمنٹ نہ کی جاتی ہے۔ البتہ امیدواروں کے "Peculiar circumstances" کو سامنے رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی خاص نوعیت کے کیس پر آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کرتی ہے۔

لاہور: جی او آر شادمان لاہور میں سرکاری رہائش خالی کروانے کا مسئلہ

1298: جناب منور احمد گل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکان نمبر بی-18 جی او آر III شادمان لاہور پر کس قانون کے تحت ریٹائرمنٹ کے بیس مہینے بعد بھی ریٹائرڈ ملازم قابض ہے، کیا حکومت اس سے سرکاری رہائش خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ مکان نمبر بی-18 جی او آر III شادمان لاہور کا الاٹی ریاض احمد طاہر، سابق ایڈیشنل سیکرٹری، مورخہ 14-04-2014 کو ریٹائرڈ ہوا۔ پالیسی کے تحت آٹھ ماہ

کی ایکسٹینشن 14-12-2014 کو ختم ہو گئی۔ تاہم بعد ازاں وزیر اعلیٰ نے مزید ایک سال مورخہ 14-12-2015 تک سرکاری گھر رکھنے کی اجازت دی لیکن مذکورہ الاٹی نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے گھر کو 10-03-2016 تک خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم مذکورہ تاریخ سے قبل ریاض احمد طاہر کی بیٹی اقراء ریاض، آفیسر شماریات، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، نے لاہور ہائی کورٹ میں ICA دائر کی جس میں مذکورہ رہائش رعائتی سکیم کے تحت الاٹ کرنے کی استدعا کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے یہ ICA خارج کر دیا اور محکمہ کو وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو مورخہ 28-12-2015 کی روشنی میں سمری بھیجنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں سمری بھیج دی گئی ہے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: جی او آر شادمان میں غیر قانونی رہائش گاہ پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

1308: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکان نمبر 18 بی، جی او آر-III شادمان لاہور پر کس قانون کے تحت ریٹائرڈ ملازم نے اپنا قبضہ ریٹائرمنٹ کے بیس مہینے بعد بھی قائم رکھا ہوا ہے، اگر ایسا ہے تو حکومت کب تک ریٹائرڈ ملازم سے سرکاری رہائش گاہ خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس ضمن میں عرض ہے کہ مکان نمبر بی-18 جی او آر III شادمان لاہور کا الاٹی ریاض احمد طاہر، سابقہ ایڈیشنل سیکرٹری، مورخہ 14-04-2014 کو ریٹائر ہوا۔ پالیسی کے تحت آٹھ ماہ کی ایکسٹینشن 14-12-2014 کو ختم ہو گئی۔ تاہم بعد ازاں وزیر اعلیٰ نے مزید ایک سال مورخہ 14-12-2015 تک سرکاری گھر رکھنے کی اجازت دی لیکن مذکورہ الاٹی نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے گھر کو 10-03-2016 تک خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم مذکورہ تاریخ سے قبل ریاض احمد طاہر کی بیٹی اقراء ریاض، آفیسر شمایات، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، نے لاہور ہائی کورٹ میں ICA دائر کی جس میں مذکورہ رہائش رعائتی سکیم کے تحت الاٹ کرنے کی استدعا کی گئی۔

ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے یہ ICA خارج کر دیا اور محکمہ کو وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو مورخہ 28-12-2015 کی روشنی میں سمری بھیجنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں سمری بھیج دی گئی ہے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ٹھہریں، مجھے دیکھنے دیں۔ لاء منسٹر صاحب کے آنے تک توجہ دلاؤ نوٹس pending کرتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم اتنی محنت کر کے سوال لے کر آتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ محنت کر کے ایوان میں بھی پہنچیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں پہنچ گیا ہوں۔

جناب سپیکر: آخر میں آئے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے دوران ہی پہنچ گیا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے سوال unstarred کر دیئے جاتے ہیں اور اب ان کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ آپ مہربانی کر کے متعلقہ محکمے یا متعلقہ سیکرٹری کو ہدایت دیں کہ ---

جناب سپیکر: آپ Rule-14 پڑھ لیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 13 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے --- موجود نہیں ہیں تو اس تحریک استحقاق کو next day تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری ایک تحریک استحقاق ہے اور جناب ڈپٹی سپیکر نے مجھے کل یقین دہانی کروائی تھی کہ وہ آج take up کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کیا آپ کی کوئی تحریک استحقاق ہے؟

جناب آصف محمود: جی، ہاں میری ایک تحریک استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو آپ کی کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔ جناب آصف محمود صاحب اس کو check کر لیتے ہیں لیکن اس وقت میرے پاس وہ موجود نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر101، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ یہ محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔ کیا محکمہ زراعت کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر143 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ صنعت نے دینا تھا۔ کیا محکمہ صنعت کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر155/16 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ یہ محکمہ صحت سے متعلق ہے، یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ کیا محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر157/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! منسٹر صاحب میٹنگ میں مصروف ہیں۔ میرے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب موجود ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، Rules اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر159 ہے۔ یہ محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلقہ ہے۔ کیا محکمہ زکوٰۃ و عشر کے پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! [*********]

جناب سپیکر: یہ انتہائی نامناسب بات ہے۔ اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جایا جائے۔ جناب امجد علی جاوید کی تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 172/16 بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور ابھی پڑھی جانی ہے۔

لاہور کے سروسز ہسپتال میں جعلی خاتون نیورو سرجن کا مریضوں کے دماغ کی اوپن سرجری کرنے کا انکشاف

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 9۔مارچ 2016 کی خبر کے مطابق سروسز ہسپتال لاہور میں ایک جعلی خاتون نیورو سرجن گزشتہ آٹھ ماہ سے دماغ کے آپریشن کرتی رہی جس کا محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام و ہسپتال کی انتظامیہ سمیت کسی کو پتا ہی نہ چلا۔ تفصیلات کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں ملک کی دوسری بڑی سرکاری علاج گاہ سروسز ہسپتال میں ایک خود ساختہ لیڈی نیورو سرجن ڈاکٹر مائمہ نے آٹھ ماہ تک مریضوں کے دماغ کی اوپن سرجری کر کے محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام اور ہسپتال انتظامیہ کو بے خبر رکھا۔ جعلی ڈگریوں اور تقرر نامے کا سہارا لے کر مریضوں، ان کے لواحقین اور اپنے ساتھی ڈاکٹرز کی آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی۔ بالآخر نیورو سرجری کے سربراہ کو شک گزرنے پر جب جعلی ڈاکٹر مذکورہ کی اسناد اور ڈگریوں کی تصدیق یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سمیت متعدد متعلقہ اداروں سے کروائی گئی تو ڈگریاں جعلی ثابت ہونے پر جعلسازی کی تصدیق ہو گئی جس سے جعلی نیورو سرجن کا پول کھل گیا۔ مزید برآں یہ بھی پتا چلا کہ YDA کے راہنما ڈاکٹر جعفر نے مذکورہ جعلی لیڈی ڈاکٹر کو اپنی منگیتر ظاہر کر کے سروسز ہسپتال میں اثر و رسوخ کی بنیاد پر ہاؤس

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

آفیسر select کرایا جہاں بعد ازاں اس نے سروسز ہسپتال کے اہم ترین سرجن پروفیسر ڈاکٹر جاوید گردیزی کے ماتحت جنرل سرجری میں تین ماہ فرائض سرانجام دیئے اور وہیں سے شعبہ نیورو سرجری میں منتقل ہو کر مریضوں پر تجربات شروع کر دیئے اور کئی غریب مریضوں کے دماغ کی سرجری کی۔

چند روز قبل پروفیسر آف نیورو سرجری ڈاکٹر رضوان مسعود بٹ نے مذکورہ جعلساز کو دوران راؤنڈ چند سوالات کئے جن کا وہ جواب نہ دے سکی اور شک گزرنے پر پروفیسر صاحب نے انتظامیہ کو آگاہ کیا۔ انتظامیہ نے جعلی ڈاکٹر کی ڈگریوں کی تصدیق کروائی جو کہ جعلی ثابت ہوئیں جس پر جعلی لیڈی ڈاکٹر اور ان کے سفارشی ڈاکٹر جعفر کو ملازمت سے نکال دیا گیا ہے۔اس خوفناک صورتحال نے محکمہ صحت کے حکام بالا کی کارکردگی اور محکمہ کے معاملات پر گرفت سے متعلق کئی سوال کھڑے کر دیئے ہیں۔اس صورتحال کے منظر عام پر آنے سے عوام الناس، مریضوں اور ان کے لواحقین میں شدید پریشانی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری دیں گے۔اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 178/16 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 179/16 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ان کی request آئی ہوئی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 181 سردار وقاص حسن موکل، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 183/16 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے۔اس وقت متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پارلیمانی سیکرٹری اگلے ہفتے positively اس تحریک التوائے کار کا جواب لے کر آئیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 184 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ آج تشریف نہیں لائے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 185 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 193 یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور اس کا positively جواب آئے گا۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 199 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اُن کی request آئی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا

جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر201 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کو ابھی انہوں نے پڑھنا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 206 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے یہ سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے کمپیوٹر سسٹم میں فنی خرابی کی وجہ سے سینکڑوں طلباء کو رول نمبر سلپس کا جاری نہ ہونا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ مقامی روزنامہ مورخہ 16-03-15 میں شائع ہونے والی خبر "بورڈ کے کمپیوٹر سسٹم میں خرابی کی وجہ سے نہم کلاس کے سینکڑوں طلباء کی رول نمبر سلپس جاری نہ ہو سکیں اور اُن کا تعلیمی سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے" بالکل بے بنیاد، من گھڑت اور حقائق کے منافی خبر ہے۔ اس سال بورڈ نے میٹرک نہم، دہم کے لئے 4 لاکھ 45 ہزار بچوں کی رجسٹریشن اور داخلہ فارم اپنے on line system کے تحت وصول کئے ہیں اور اسی سسٹم کے تحت رول نمبر سلپس جاری کرکے بچوں کا امتحان لیا ہے۔ کوئی بھی طالب علم جس نے داخلہ فارم جمع کروایا ہو اور اُس کے کوائف بالکل درست ہوں امتحان سے محروم نہ ہوا ہے۔ جہاں تک رجسٹریشن کے طریق کار کا تعلق ہے اس سلسلہ میں درج ذیل وضاحت ضروری ہے کہ on line رجسٹریشن اور داخلہ فارم برائے امتحان کا طریق کار کیا ہے؟

1. طالب علموں کی رجسٹریشن برائے جماعت نہم اپریل سے شروع کر دی جاتی ہے جس کا باقاعدہ شیڈول پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین جاری کرتی ہے۔
2. ہر الحاق شدہ ادارہ کا اپنا اکاؤنٹ ہوتا ہے جس کے ذریعے وہ login کر کے اپنے بچوں کی رجسٹریشن خود کرتا ہے۔ بچوں کے صحیح کوائف جو درج کرنے کی تمام تر ذمہ داری اس ادارہ کی ہوتی ہے۔ ان کوائف میں بچوں کے مضامین اور گروپ بھی شامل ہوتے ہیں۔
3. کوائف درج کرنے کے بعد ادارہ خود اس کا print لیتا ہے اور پھر ادارے کا سربراہ تصدیق کرکے بورڈ کو بھجوا دیتا ہے اور پھر یہی hard copy ادارہ کی طرف سے فائنل تصور ہوتی ہے اور بچے کے کوائف data base میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔

4. اس کے بعد بورڈ ادارہ جات کی طرف سے موصول شدہ لسٹیں جن کے اوپر بچوں کے کوائف اور مضامین درج ہوتے ہیں ان کو پڑھتا ہے اور کمی بیشی کی صورت میں ادارہ کو بذریعہ خط مطلع کیا جاتا ہے کہ درج ذیل بچوں کے کوائف بورڈ قوانین کے مطابق مجوزہ فیس جمع کروا کر درست کروالیں۔

5. داخلہ فارم برائے امتحان کا مرحلہ دسمبر میں دوبارہ شیڈول جاری کرنے کی صورت میں آتا ہے اس وقت بھی ادارہ خود اپنے داخلہ فارم print کر کے اور تصدیق کر کے بورڈ کو بھجواتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ داخلہ فارم پر وہی کوائف مع مضامین آتے ہیں جو رجسٹریشن کے وقت سسٹم میں بعد از تصدیق ادارہ خود enter کرتا ہے۔

مزید برآں ادارہ کے پاس درستی کروانے کے لئے شیڈول کے بعد امتحان شروع ہونے سے قبل تک وقت ہوتا ہے۔ جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے اس زمرے میں دو سکول الائیڈ سکول واپڈا ٹاؤن کیمپس برائے طلباء، محافظ ٹاؤن گوجرانوالہ اور الائیڈ سکول اسحاق کیمپس برائے طالبات، جی ٹی روڈ موڑ ایمن آباد، گوجرانوالہ جو کہ ایک ہی انتظامیہ کے زیر اثر چل رہے ہیں آتے ہیں۔ ان کے 64 boys and 31 girls نے رجسٹریشن کروائی اور داخلہ فارم بھجوائے جن میں سے 50 boys and 30 girls کے کوائف درست تھے جن کی رول نمبر سلپس جاری کر دی گئی تھیں تاہم 14 boys and one girl کے کوائف بوقت رجسٹریشن درست نہ تھے اور ان کے مضامین کا خانہ خالی آ رہا تھا تو رجسٹریشن return جن پر بچوں کے کوائف مع مضامین تصدیق شدہ سربراہ ادارہ ہے لف ہذا ہیں۔ جس کے لئے boys school کو چٹھی نمبر 111265 مورخہ 03-08-2015 اور girls school کو چٹھی نمبر 112322 مورخہ 18-08-2015 اسی نمبر کے تحت مورخہ 20-10-2015 اور پھر مورخہ 05-110-2015 کو ہدایات کی گئیں کہ مجوزہ فیس جمع کروا کر امیدواروں کے کوائف کی درستی کروالیں ورنہ رول نمبر سلپس جاری نہ ہوں گی تاہم سربراہان ادارہ جات نے درستی کروانے کی تکلیف گوارا کی اور نہ ہی مجوزہ فیس جمع کروائی۔ یہاں اس بات کی بھی وضاحت بہت ضروری ہے کہ کوائف درست enter کرنا اور ان کی درستی کروانا ان ادارہ جات کی ہی ذمہ داری تھی لیکن وہ اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر رہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کمپیوٹر سسٹم اس وقت کسی طالب علم کو فارم جاری نہ کرتا ہے جب تک فارم پر درست کوائف کا اندراج نہ کیا جائے۔ یہ سراسر غلط ہے فارم اندراج شدہ کوائف کے مطابق جاری ہوتا ہے اور ان کو درست enter کرنا بعد ازاں درستی کروانا ادارہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ مزید برآں ان ادارہ جات کے بچوں کو بھی امتحان سے قبل مشروط طور پر رول نمبر سلپس جاری کروا دی گئی تھیں تا کہ ادارہ جات کی غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے بچوں کا قیمتی سال ضائع

نہ ہو۔ادارہ جات نے اس ضمن میں ایک دعویٰ بعدالت جناب سینئر سول جج، گوجرانوالہ دائر کر رکھا ہے جس کے فیصلہ کا انتظار ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 207 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صحت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 210 میاں طارق محمود کی ہے۔ یہ آبپاشی سے متعلقہ ہے اور پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری آبپاشی۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور وزیر آبپاشی بھی یہاں پر تشریف فرما تھے میں نے اُن کو دیکھا ہے تو ہم اُن کا تھوڑا سا انتظار کرتے ہیں اگر وہ آ گئے تو پھر ان کے سامنے اس پر بات کر لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 215 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے جو مورخہ 2016-04-07 کو پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 218/16 میاں محمود الرشید کی ہے جو ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ تحریک التوائے کار آڈٹ رپورٹس سال 15-2014 محکمہ ہائر ایجوکیشن سے لی گئی ہے جو کہ 52 پیروں پر مشتمل ہے۔ مزید برآں تین پیرے سال 14-2013 کے بھی اس میں شامل ہیں جن کی چھان بین کے لئے ایک اعلیٰ سطح کمیٹی بنا دی گئی ہے جو اپنی انکوائری رپورٹ 30 دنوں کے اندر اندر پیش کرے گی اور ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 219 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے انہوں نے یہ تحریک التوائے کار پڑھ لی تھی لیکن اُن کی طرف سے request آ گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 223/16 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔ محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 225/16 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے جو محکمہ صحت سے متعلقہ ہے

پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں محکمہ صحت کے پارلیمانی سیکرٹری next week میں اس تحریک التوائے کار کا positively جواب دیں گے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/228 جناب امجد علی جاوید کی ہے انہوں نے move کر دی ہے یہ تحریک التوائے کار بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/233 سردار شہاب الدین خان اور محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے یہ ابھی پڑھی نہیں گئی۔ دونوں میں سے کوئی صاحب ہیں؟ None of them is present what should I do? یہ تحریک التوائے کار چونکہ پڑھی نہیں گئی اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/238 ڈاکٹر محمد افضل، سردار وقاص حسن موکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے، یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے اور ابھی پڑھی نہیں گئی۔ جی، ڈاکٹر محمد افضل!

منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی کی فروخت کا انکشاف

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 24-مارچ 2016 کی خبر کے مطابق پاکستان میں لاکھوں شہری سالانہ کروڑوں روپے خرچ کر کے منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی پینے لگے، نلکوں، ٹیوب ویلوں، ہینڈ پمپوں اور ندی نالوں کے پانی کو بوتلوں میں بھر کر منرل واٹر بنانے والوں کو کئی شہروں کی ضلعی حکومتوں، پولیس اور دوسرے محکموں کی سرپرستی حاصل ہے، ملک میں 72 سے زائد منرل واٹر بنانے والی بڑی کمپنیز میں سے اکثر کے پانی میں زہریلے مادے، آرسینک، فلورائیڈ اور نائٹریٹ پائے گئے، کئی کمپنیز کے پانی میں سوڈیم اور پوٹاشیم کی مقدار بہت زیادہ ہونے کے باعث وہ انسانی صحت کے لئے خطرہ بن چکا ہے۔ ملک کے 8 دریاؤں کے علاوہ 9 لاکھ سے زائد چھوٹے بڑے پانی کے ذخائر کی موجودگی کے باوجود بین الاقوامی اور ملکی منرل واٹر کمپنیز نے منرل واٹر کے نام پر لاکھوں لیٹر مضر صحت پانی روزانہ فروخت کرنے کے لئے نیٹ ورک بنا رکھا ہے۔ ملک میں منرل واٹر بنانے والی تین درجن سے زائد کمپنیز کا پانی پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کے معیار پر پورا نہ اترنے کے

باوجود فروخت کیا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ دیں گے اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 240/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 243/16 میاں محمد رفیق کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کے سینکڑوں دیہات تریموں اور سدھنائی لنک کینال کی تباہ کاری سے کاشتکار بدحالی کا شکار

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تین اضلاع جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کی تین تحصیلوں شورکوٹ، پیرمحل / کمالیہ اور کبیر والا کے 200 دیہات کے لاکھوں کاشتکار تریموں سدھنائی لنک کینال کی سیم / واٹر لاگنگ کی تباہ کاریوں کی وجہ سے شدید پریشانی اور بدحالی کا شکار ہیں۔ ان کے کھیت کھلیان دلدل اور ناقابل کاشت بن چکے ہیں۔ تباہ حال کاشتکار زندہ لاشوں کی طرح جینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ متاثرین نے تریموں سدھنائی لنک کینال کا نام ہی قاتل نہر رکھ دیا ہے۔ تنگ آمد بجنگ آمد متذکرہ 200 دیہات کے متاثرین متذکرہ قاتل نہر کی تباہ کاریوں کے خلاف سالہا سال سے احتجاجی مظاہرے، جلسہ جلوس کرنے، ریلیاں نکالنے اور بھوک ہڑتالی کیمپ لگانے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ احتجاجی مظاہروں کی کارروائی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر نشر اور شائع ہوتی رہتی ہے۔ کبھی متذکرہ قاتل نہر کے پلوں پر، کبھی شورکوٹ شہر، کبھی شورکوٹ کینٹ، کبھی پیرمحل شہر اور کبھی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شہباز چوک اور پریس کلب پر احتجاجی مظاہروں کا ایک تسلسل ہے جو زندہ لاشوں کا مقدر بن چکا ہے۔ ذمہ داران محکمہ آبپاشی اور ارباب واختیار کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت کے خلاف متذکرہ تینوں تحصیلوں کے متاثرین کا تازہ ترین شدید احتجاجی مظاہرہ مورخہ 17-جنوری 2016 شہباز چوک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اور 24-فروری 2016 شورکوٹ سٹی میں کیا گیا۔ احتجاجی مظاہروں کی کارروائی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر نشر اور شائع ہوئی جس کے تراشے لف ہیں جو ریکارڈ پر ہے۔

ریلی نکالی گئی، جلسہ ہوا، شدید نعرہ بازی کی گئی، زندگی اور زندگانی کا حق مانگا گیا، متذکرہ قاتل نہر کو پختہ کئے جانے تک احتجاجی مظاہرے جاری رکھنے کا عہد بھی کیا گیا۔ متذکرہ تریموں سدھنائی لنک کینال 1964 میں سندھ طاس معاہدہ کے تحت تریموں بیراج سے نکالی گئی اور سدھنائی بیراج میں ڈالی گئی۔ Geographic contour slope کم ہونے کی وجہ سے سطح زمین کے اوپر مٹی کے کنارے بنا کر بنائی گئی ہے جس کا پانی سطح زمین سے 15 فٹ اونچائی تک چلایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے سیم / واٹر لاگنگ تباہ کاری ہے۔ (نیسپاک کی فزیبلٹی رپورٹ کے صفحہ نمبر 3.1 کے مطابق یہ ثابت ہے کہ 200 دیہات کے لاکھوں کاشتکار شدید متاثر ہوئے ہیں نیز 80 ہزار ایکڑ زرعی اراضی مستقل طور پر دلدل بن چکی ہے) سندھ طاس منصوبہ کے تحت تریموں سدھنائی لنک کینال کے ورکنگ ڈیزائن میں خدشات ظاہر کئے گئے تھے کہ یہ نہر واٹر لاگنگ پیدا کرے گی۔ حالانکہ سات ممالک کے اشتراک سے سندھ طاس معاہدہ کے تحت جملہ منصوبہ جات تکمیل ہوئے تھے۔ متذکرہ قاتل نہر کو بے پناہ وسائل کی موجودگی میں پختہ نہ کرنا محکمہ آبپاشی اور ارباب اختیار کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا رُخ بھی دیکھتے چلیں کہ 1964 میں ہی سدھنائی بیراج سے سدھنائی میلسی لنک کینال نکالی گئی جو سطح زمین سے نیچے بنائی گئی تھی اس نہر کو تو پختہ کر دیا گیا حالانکہ اس کو پختہ کرنے کی ضرورت ہرگز نہ تھی کیونکہ واٹر لاگنگ کے خدشات بھی ہرگز نہ تھے۔ اس discrimination اور disparity کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر! تیسرا رُخ بھی دیکھتے چلیں کہ انگریزی دَور میں تعمیر ہونے والی حویلی لنک کینال تریموں بیراج ہی سے 2929/1926 میں نکالی گئی تھی اور سدھنائی بیراج میں ڈالی گئی تھی۔ انگریزوں کے "مغز" میں وژن تھا کہ یہ نہر واٹر لاگنگ کرے گی، وسائل کی کمیابی کے باوجود بھی اس نہر کو اُسی دورانیہ میں پختہ کر دیا گیا تھا۔ چوتھا رُخ بھی دیکھتے چلیں کہ زیر دستخطی / محرک کی بریفنگ بابت متذکرہ "قاتل نہر" کی تباہ کاریوں کی سنگینی کو وزیراعلیٰ کے کمپیوٹر دماغ نے فوراً pick کر لیا اور متذکرہ قاتل نہر کی لاگنگ کے لئے ڈائریکٹو مورخہ 31-3-2012 جاری فرما دیا۔

جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی کے اعلیٰ افسران اور بیوروکریسی کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت کی وجہ سے 2012-13 اور 2013-14 کے مالی سالوں کے دوران متذکرہ قاتل نہر کو پختہ کرنے کے لئے کوئی توجہ نہ دی گئی جس پر وزیراعلیٰ کو دوبارہ توجہ دلائی گئی تو وزیراعلیٰ کی ہدایت پر سیکرٹری محکمہ آبپاشی کو 2-ارب روپے مختص کر کے ADP 2014-15 میں شامل کرنا پڑا۔

1. سابقا سیکرٹری آبپاشی پنجاب کے حکم پر تیار کردہ سروے رپورٹ مورخہ 2011-04-13 مع چٹھی نمبر(SO(PROG)/4/413/2010(MISC مورخہ 2011-7-23 بابت حصول منظوری چینی قرضہ
2. چیف انجینئر محکمہ انہار پنجاب ملتان زون کی سروے رپورٹ مورخہ 2012-10-12
3. سائل اینڈ واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کی سروے رپورٹ مورخہ 2013-9-20
4. Letter addressed to the Honourable Chief Minister Punjab by Major General Muhammad Irshad (Law Directorate), GHQ, Rawalpindi Letter No. PF/23695/DO 22nd October 2015
5. Writ Petition No. 32479/2015 by Shafqat Rasool and others with direction from the Honourable Lahore High Court Lahore

جناب سپیکر! متذکرہ بالا تمام رپورٹس میں متذکرہ قاتل نہر تریموں سدھنائی لنک کینال کی لائننگ ہی کو پہلی ترجیح دی گئی ہے۔ متذکرہ بالا سروے ریسرچ رپورٹس کے باوجود سیکرٹری آبپاشی نے نیسپاک کو فزیبلٹی رپورٹ تیار کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ نیسپاک نے مسلسل ستائیس دن نہر کے اندر کشتی میں بیٹھ کر سروے رپورٹ تیار کی، تباہ حال زندہ لاشوں سے بھی ملاقاتیں کیں، نیسپاک کی سروے رپورٹ میں بھی پہلی ترجیح لائننگ کو ہی دی گئی ہے نیز لائننگ کی میعاد پچاس سال لکھی گئی ہے۔(فزیبلٹی رپورٹ صفحہ 12.1)

جناب سپیکر! سیکرٹری آبپاشی نے سیاسی مافیا اور کمیشن مافیا کے زیر اثر نیسپاک کی فزیبلٹی رپورٹ بلکہ دیگر تمام محکمہ جات کی سروے ریسرچ رپورٹس جن میں واٹر لاگنگ کا واحد حل لائننگ ہی کو قرار دیا گیا ہے نیز میجر جنرل محمد ارشاد کی وزیر اعلیٰ پنجاب کو لائننگ کے لئے request اور لاہور ہائی کورٹ کی direction کو بھی درخور اعتنا نہ سمجھا ہے بلکہ سیاسی اور کمیشن مافیا کے زیر اثر نیسپاک ہی سے surface drain کا منصوبہ PC-1 بعوض خطیر رقم 250-ارب روپے بنوا لیا ہے جس پر بڑی رازداری سے کام شروع کر رکھا ہے۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ نیسپاک کی فزیبلٹی رپورٹ میں آخری چوتھی ترجیح surface drain with tubewell pumping ہی ہے۔ PC-1 کی رپورٹ کے مطابق بھی surface drain with tubewell pumping سے بھی صرف 43 فیصد رقبہ بحال

ہو سکے گا جبکہ 57 فیصد رقبہ ویسے ہی ویران پڑا رہے گا۔ Surface drain کا منصوبہ بغیر ٹیوب ویل جس پر سیکرٹری آبپاشی کام کر رہے ہیں ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گا جو کہ 1980 کی دہائیوں کا پہلے ہی سے ناکام منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب کی visionary سوچ کے مطابق لائننگ کا منصوبہ زندہ لاشوں کو زندگی دینے والا تھا کے برعکس زندگی دینے والے منصوبے کو سیاسی مافیا اور کمیشن مافیا نے ہائی جیک کر لیا ہے۔ مافیا کا پروگرام یہ ہے کہ لائننگ کا منصوبہ چونکہ سونے کے انڈے دینے والی مرغی کا ہے تمام انڈے اپنے ہی tenure میں کیوں نہ نکال لئے جائیں؟ زمینی حقائق نہایت اہم ہے کہ زمینی geographic contour کم ہونے کی وجہ سے ہی TS Link کینال اور حویلی لنک کینال سطح زمین کے اوپر بنائی گئی تھیں، کو پیش نظر رکھتے ہوئے surface drain کا منصوبہ بغیر ٹیوب ویل بھی ناکام ہوگا۔ ڈرینوں کا پانی ڈرینوں میں ہی کھڑا رہے گا اور 200 ایکڑ اراضی کو مزید واٹر لاگنگ کرنے کا باعث بنے گا جس کی وجہ سے ڈرینیں جلد ہی choke ہو جائیں گی۔ (نیسپاک PC-1 رپورٹ صفحہ نمبر 7)

جناب سپیکر! سیکرٹری آبپاشی کا surface drain کا منصوبہ بابت تیار کردہ PC-1 بعوض مبلغ 250۔ارب روپے کی خطیر رقم قومی اور ملکی وسائل کا زیاں اور خیانت ہے جو کہ کاشتکاروں کے موجودہ مسائل کا ہرگز حل نہ ہے۔ اس حوالے سے لاکھوں کاشتکاروں میں شدید بے چینی پائی جا رہی ہے، شدید غم و غصہ میں مبتلا ہیں اور وہ اس وقت سراپا احتجاج ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ جناب سپیکر آپ کو، اس معزز ایوان کو، وزیراعلیٰ پنجاب کو، ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کو، نیب، ایف آئی اے اور کسی بھی ادارے کو قومی اور ملکی وسائل کے زیاں اور خیانت کا suo moto نوٹس لینا چاہئے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، اب آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ میں نے پہلے ہی آپ کی بہت باتیں سن لیں ہیں۔ یہ دیکھیں! آپ نے 250۔ارب روپے لکھے ہوئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ 2.5۔ارب روپے ہیں، اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ آپ ایوان کا وقت اس طرح ضائع نہ کریں، میں نے سن لیا ہے ہم اس کو دیکھتے ہیں۔ آپ کی طرف سے پڑھی گئی ہے اب منسٹر صاحب کھڑے ہیں ان کی بات سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار بڑی مفصّل اور تفصیل طلب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1926 میں بننے والی اس نہر کی 90 سالہ تاریخ پر روشنی ڈالی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کو تیاری کے لئے تین ماہ کا وقت دیا جائے تاکہ ہم اس پر تفصیلی روشنی ڈال سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں، ایسا کرتے ہیں کہ ہماری پہلی بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 66/16 ہے، اس کے ساتھ اس تحریک التوائے کار کو attach کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months آنی چاہئے۔ مہربانی۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک نوٹ بھجوانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں اب اس پر کچھ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس تحریک التوائے کار پر جو کرنا تھا وہ آپ کے لئے کر دیا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب ہم رپورٹیں لیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد افضل مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 7051/15 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Question No. 7051/2015 asked by Chaudhry Ashraf Ali Ansari MPA, PP-13

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Question No. 7051/2015 asked by Chaudhry Ashraf Ali Ansari MPA, PP-13

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Question No. 7051/2015 asked by Chaudhry Ashraf Ali Ansari MPA, PP-13

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: لیکن ذرا خیال بھی کریں۔ پلیز۔ رانا محمد افضل مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی رپورٹ سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

صوبہ میں زرعی امور زپالیسی پر نظر ثانی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار بہادر خان میکن: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: امجد صاحب! No, please have your seat اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے، یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ دونوں توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 اور 967 گوجرانوالہ سے متعلقہ ہیں اور یہ چودھری شمشاد سابق منسٹر اور ایم پی اے سے متعلقہ ہے تو اس پر ابھی progress report submit ہونی تھی لہذا ان دونوں توجہ دلاؤ نوٹسز کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، ان دونوں توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1010 میاں محمود الرشید کا ہے۔ جی، پیش کریں۔

گلشن اقبال پارک لاہور میں خودکش بم دھماکا میں ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

1010: میاں محمود الرشید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 28-مارچ 2016 کی خبر کے مطابق لاہور گلشن اقبال پارک میں خودکش دھماکے سے خواتین و بچوں سمیت 72 افراد جاں بحق اور 340 شدید زخمی ہوئے؟

(ب) کیا قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کسی ملزم کو گرفتار کیا ہے اور اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! 28-مارچ 2016 کو انتہائی اندوہناک اور افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ اس پر verified reports کے مطابق 71 افراد شہید اور 352 زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کا مقدمہ CTD میں درج ہوا اور اس کے بعد جو تفتیش اب تک عمل میں لائی گئی ہے اس سے متعلق مختصراً اور جو مطلوبہ تفصیل on air یا پیش کی جا سکتی ہے، اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں۔ اب تک کی ہماری جو انوسٹی گیشن reports اور جو informations ہیں، اس کے مطابق تحریک طالبان پاکستان خالد خراسانی گروپ جماعت الاحرار نے اس کی ذمہ داری بھی قبول کی ہے اور ابتدائی تفتیش کے مطابق بھی یہی طالبان گروپ کی جماعت الاحرار کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اقبال ٹاؤن جائے وقوعہ کے چھ کلو میٹر radius میں تمام مشکوک مقامات جن کا سابق دہشتگردی میں ممکنہ کردار کبھی رہا ہے یا جن پر شک رہا ہے۔ ان کو چیک کیا گیا ہے اور وہاں سے تقریباً 45 افراد کو اب تک تحویل میں لے کر ان سے انوسٹی گیشن یعنی تفتیش کے عمل کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ PFS کی رپورٹ دھماکا میں high explosive استعمال کیا گیا تھا اور جماعت الاحرار نے جو خودکش کی تصویر جاری کی ہے اور موقع سے ملنے والے شواہد اور حملہ آور کے سر کا معائنہ کرنے کے بعد فرانزک لیبارٹری نے اس مشابہت کی تصدیق کی ہے۔ وقوعہ کے بعد جائے وقوعہ کی geo-fencing کرائی گئی ہے جس سے تقریباً 4300 کے قریب calls trace ہوئیں جن میں سے کافی لوگوں کو CTD intelligence نے شامل تفتیش کر کے معلومات حاصل کیں جن کا کیس میں ملوث ہونا نہیں پایا گیا لیکن جن پر کوئی شک گزرا ہے تو انہیں further investigate کیا جا رہا ہے۔ CTD نے جماعت الاحرار کی طرف سے کئے گئے سابقہ حملوں جن میں اسلام آباد کچہری حملہ، واہگہ بارڈر حملہ اور یوحنا آباد شامل ہیں، کی تفصیلات کی بنیاد پر مختلف علاقہ جات اور افراد کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹیمیں تشکیل دے کر پنجاب اور دیگر صوبوں میں بھی اپنی کوششوں کا دائرہ کار وسیع کیا ہے اور اس سلسلے میں کچھ leads ملی ہیں جنہیں فی الحال پبلک کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس میں جو سہولت کار ہیں یعنی جن لوگوں نے اس بارے میں اپنا کوئی کردار ادا کیا کہ خودکش بمبار کو یہاں تک پہنچنے میں اور یہ واقعہ کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں انہیں گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا اور ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون نے ایک پریس کانفرنس میں اس بات کا اعتراف کیا کہ مختلف ایجنسیوں کی طرف سے ہمیں اس کی پہلے سے اطلاع تھی کہ کسی پارک میں دھماکہ ہو گا۔ یہ تو دھماکہ ہونے کے بعد کی ساری تحقیقات کا مرحلہ ہے۔ میں یہ

سمجھتا ہوں کہ جس طرح کے حالات ہیں تو کیا اس کے اندر یہ ضروری نہیں تھا کہ پبلک مقامات پر، پورے لاہور میں دو چار بڑے پارک ہیں، حکومت اتنے بلند و بانگ دعوے کرتی ہے کہ ہم دہشتگردی کو قابو کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ سارے انتظامات کر رہے ہیں تو وہاں اگر CCTV کیمرے لگے ہوتے، واک تھرو گیٹ ہوتا، پولیس کے لوگ ہوتے اور وہ لوگوں کو چیک کر کے اندر جانے دیتے تو شاید اتنے بڑے سانحہ سے ہم بچ سکتے تھے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے کوئی internal انکوائری کروائی ہے کہ جو سکیورٹی کے ذمہ داران تھے، جب اس طرح کی یہ اطلاع آئی لیکن اس کے باوجود بھی کوئی پروا نہیں کی گئی، وہاں پر لوگوں کا ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہجوم تھا مگر کوئی سکیورٹی والا تھا، کوئی کیمرہ تھا، کوئی چیکنگ تھی اور نہ ہی کوئی واک تھرو گیٹ تھا۔ اس پر میں پوچھنا چاہوں گا کہ آیا یہ پہلو بھی آپ کے پیش نظر ہے کہ جو ادارے سکیورٹی کے ذمہ دار ہیں انہوں نے آخر یہ سستی کیوں کی؟ اس حوالے سے کوئی تحقیقات ہو رہی ہیں اور کیا ان ذمہ داران کو آپ کوئی سزا تجویز کر رہے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ہماری Law Enforcing Agencies ہماری عسکری اور سول انٹیلی جنس ایجنسیاں اگر دس جگہ پر نہیں بلکہ وہ اگر پچاس جگہ پر کامیاب ہوں، ان دہشتگردوں کی کمین گاہوں تک پہنچیں اور انہیں گرفتار کر کے ان کے عزائم کو خاک میں ملائیں۔ ان واقعات کو ہونے سے روکیں اور اگر کبھی اکا دکا واقعے میں وہ کامیاب ہو جائیں اور وہ نہ پکڑے جائیں تو اس قسم کا انتہائی افسوسناک سانحہ ہو جائے تو اس میں یہ تو ضرور ہے کہ ہمیں اس incident کی بنیاد پر اپنی کوششوں کا از سر نو جائزہ لینا چاہئے لیکن اس طرح کا تبصرہ کہ وہ کامیاب ہو گئے اور ہماری Law Enforcing Agencies قابل سزا ٹھہری ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جاری اس جنگ سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہمیں ان Law Enforcing Agencies اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے لوگوں کو سزاوار ٹھہرانے کی بجائے ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہو گی جو ان دہشتگردوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ دن رات اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں اور شہادتیں بھی قبول کر رہے ہیں۔ اب قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ پہلے سے انفارمیشن تھی۔

جناب سپیکر! میں اس سے پہلے بھی یہ عرض کر چکا ہوں کہ پہلے سے انفارمیشن کسی پارک کے حوالے سے نہیں تھی۔ یہ پہلے سے جو انفارمیشن تھی وہ بڑی specific تھی اور وہ یہ تھی کہ مون مارکیٹ پر حملہ ہو سکتا ہے اور دوسرا یہ تھا کہ مون مارکیٹ کے ساتھ پولیس سٹیشن کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اب یہاں پر یہ بات بھی میں عرض کرتا چلوں کہ خودکش بمبار یا خودکش حملہ آور کو روکنا اتنا مشکل ہے کہ ہم یہ بات تو کہہ سکتے ہیں کہ اس پارک میں سکیورٹی شاید آئیڈیل قسم کی نہیں تھی لیکن یہ واہگہ بارڈر پر جو معاملہ ہوا تھا، وہاں پر تو پولیس کے ساتھ ساتھ رینجرز کی بھی سکیورٹی تھی۔ وہاں پر جتنی tight ریسرچ ہوتی ہے یہ بھی آپ کے علم میں ہے لیکن وہاں پر بھی یہ واقعہ ہو گیا۔ اس واقعہ میں بھی کم و بیش، یہاں پر جو نقصان ہوا ہے کوئی اس سے کم نقصان وہاں پر بھی نہیں ہوا تھا اس لئے ان تمام چیزوں، مساجد، امام بارگاہوں، Churches، سکولوں، یونیورسٹیوں کو اور ہر اس جگہ کو سکیورٹی فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کی گئی ہے۔ جہاں جہاں پر بھی اس قسم کا کوئی خطرہ ہے لیکن اب دہشتگردوں کے لئے تو ہر چیز open ہے۔ اگر آپ تمام لوگوں کے اوپر بھی سکیورٹی کریں لیکن ہر جگہ ہر مارکیٹ کو اور ہر بازار کو اس طرح سے secure کرنا ممکن نہیں ہو گا۔ اس طرح سے اگر secure کرنے کے لئے deployment ہو تو شاید آپ کے معمولات زندگی جو ہیں، لوگوں نے مارکیٹوں میں جانا ہوتا ہے، آنا ہوتا ہے تو وہ disturb ہوتے ہیں اس لئے میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کسی کی بھی بدنیتی یا اس طرح کی کوتاہی کے اوپر سزا کا مستحق ٹھہرایا جائے، یہ انکوائری کے بعد ایسا نہیں پایا گیا لیکن بہرحال آپ ان پارکوں کو جن میں rush اتنا زیادہ ہو، کیونکہ ہم نے جب analysis کیا کہ خودکش بمبار نے جس جگہ پر دھماکا کیا ہے اس سے کتنے radius میں یہ تقریباً 500 لوگ تھے جو ہلاک اور زخمی ہوئے تو یہ تقریباً جو professional opinion ہے یا جو technical opinion سامنے آئی ہے کہ کوئی 20 سے 25 میٹر radius میں یہ لوگ موجود تھے یعنی اگر وہاں پر اتنا کھچا کھچ rush نہ ہوتا تو یہ نقصان جو 70/71 کے قریب ہوا ہے یہ کوئی 4/5 تک ہوتا اور زخمی 350 کی بجائے 15/20 ہوتے۔ ٹھیک ہے نقصان تو ایک جان کا بھی بہت ہے لیکن اتنا impact نہ ہوتا تو اس لئے وہ تمام جگہ وہ کوئی مارکیٹ ہو، وہ کوئی بھی event ہو، جس radius میں اتنے زیادہ لوگ ہوں اور اتنا زیادہ نقصان کا احتمال ہو اُس کے متعلق Law Enforcing Agency کو General Instruction کو دی گئی ہے کہ ایسی جگہوں پر رش ہے اُس کو shed کریں ایک جگہ پر اتنے زیادہ لوگ جمع نہ ہوں اور جو ایسی جگہیں ہیں اُن پر foolproof سکیورٹی فراہم کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔ جب تک دہشتگردی کے خلاف جنگ جاری

ہے اُس وقت تک ان اِکا دُکا واقعات کے اوپر ہمیں بات کو سمجھنا چاہئے کہ شاید جب تک آخری دہشت گرد ختم نہ ہو اُس وقت تک وہ اس قسم کی اپنی مذموم کوششیں جاری رکھیں گے لیکن اس بارے میں ہماری Law Enforcing Agencies، intelligence agency اور Askari Agency یہ تمام جو ہیں یہ بہت ہی dedication کے ساتھ اور بڑی commitment کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک سے دہشتگردی کو ختم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس ملک سے اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ دہشتگردی ختم ہو۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا دیکھیں لاء منسٹر انتہائی اہم ذمہ دار شخص ہیں اور گورنمنٹ آف پنجاب کے behalf پر یہاں بات کر رہے ہیں۔ یہ ایک سوال ہر شہری کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ 100 میٹر کے فاصلے پر وہ پارک گلشن اقبال ہے، تھانہ ہے اگر وہاں کی اطلاع آپ کے پاس ہے اور مون مارکیٹ 200 میٹر کے فاصلے پر ہے، گلشن اقبال سے 100 میٹر کے فاصلے پر اگر تھانہ کی اطلاع ہے کہ یہاں کچھ ہونے جارہا ہے تو کیا جو وہاں ذمہ داران ہیں وہ اتنے نااہل تھے اُن کو یہ سوچ نہیں آئی کہ تھانہ سے 100 میٹر کے فاصلے پر یہاں پر ہزاروں لوگ اکٹھے ہیں اور اگر ہمیں یہ اطلاع ہے تو ہمیں فکر ہونی چاہئے کہ یہاں پر لوگوں کا جم غفیر ہے۔ یہاں بچے ہیں، چھٹیاں ہیں، ایسٹر کی چھٹیاں ہیں وہاں بہت بڑی تعداد میں لوگ ہیں، میں کسی ایک فرد کی بات نہیں کر رہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو سسٹم ہے اُس کو refine کرنے کی ضرورت ہے۔ آٹھ سال سے پنجاب حکومت یہاں پر لاء اینڈ آرڈر، امن وعامہ کی بہتری کی باتیں کرتی ہے آج انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں پر کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ چھوٹو ڈکیت گینگ سالہا سال سے آج بھی ہماری آٹھ قیمتی جانیں پولیس کے جو شہداء ہیں وہ ضائع ہو گئیں ہیں۔ حکومت کی رٹ کہاں ہے؟ ایک ڈکیت گینگ جو ہے اُس نے اضلاع کے اندر پورے سسٹم کو تہس نہس کیا ہوا ہے۔ آج بھی جو لاء اینڈ آرڈر enforcement agencies ہیں ان کے لوگوں کو وہاں پر شہید ہونا پڑا ہے اور آپ سب اچھا کی رٹ لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ فوکس دہشتگردی کے خاتمے کے لئے ہونا چاہئے۔ راناصاحب یہ کہہ دینا کہ اِکا دُکا واقعات تو ہو سکتے ہیں پھر تو ہمیں ان کی ستائش کرنی چاہئے اور شاباش دینی چاہئے یعنی 72 آدمی مرنے پر اور 300 آدمیوں کے زخمی ہونے پر۔ یہ اس طرح بات نہیں بنے گی یہ بڑے casual انداز سے اس ساری چیز کو لے رہے ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے حالات اس قدر خوفناک اور اس قدر دگرگوں ہیں کہ اگر تین، چار اضلاع کے اندر ایک ڈکیت ہم سے نہیں پکڑا جارہا

پندرہ، بیس اضلاع کی پولیس وہاں پر ہے چھ ماہ پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہوئے کئی لوگ وہاں پر مارے گئے لیکن وہ ڈاکو نہیں پکڑا گیا اور ہم relax کر کے یہاں پنجاب کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں تو اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ definitely یہ جو گلشن اقبال کا واقعہ ہے اس کے اوپر ذمہ داری کا تعین ہونا چاہئے اگر وزیر قانون رانا صاحب! خود اعتراف کر رہے ہیں کے ہمارے پاس یہ انفارمیشن تھی کہ وہ تھانے پر اور مارکیٹ پر خود کش دھماکا ہو گا۔100 میٹر کے فاصلے پر جہاں ہزاروں لوگ پارک میں ہیں وہ اتنے نااہل لوگ تھے کہ اُن کا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ جناب یہاں زیادہ نقصان ہو سکتا ہے ہمیں وہاں پر کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا از سر نو جائزہ لینا چاہئے اور اس واقعہ کے اندر جن لوگوں نے یہ سستی کی ہے اُن کو بے نقاب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، جو میاں صاحب کہہ رہے ہیں اُس پر آپ بھی تھوڑا سا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے پر یہ عرض کروں گا کہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے اُس واقعہ کا analysis ہونا چاہئے اور وہ کیا جاتا ہے لیکن analysis کے دو ہی طریقے ہیں ایک طریق کار یہ ہے کہ آپ Law Enforcing Agencies کا حوصلہ بھی بڑھائیں اور جہاں جہاں پر کوئی weakness نظر آئے اُس کو plug کریں اُس کے آئندہ کے لئے pre-empt کیا جائے اور ایک طریق کار یہ ہے کہ آپ اس چیز کو negative انداز میں criticize کریں۔

جناب سپیکر! ہر جگہ پر اس بات کا احساس کیا جا رہا ہے، ہر جگہ پر ان چیزوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے لیکن APS سکول کے بعد باچا خان یونیورسٹی پر بھی واقعہ ہو جاتا ہے، باچا خان یونیورسٹی کے بعد پھر اور واقعہ بھی ہو جاتا ہے تو ہم کبھی بھی ان چیزوں کو ان معنوں میں نہیں لیتے کہ جناب اُس وقت آپ کیا کر رہے تھے اور اُس سے پہلے آپ کیا کر رہے تھے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جتنی بھی ہماری Law Enforcing Agencies ہیں ہماری intelligence agencies ہیں وہ خواہ صوبہ پنجاب سے اُن کا تعلق ہو یا کسی اور صوبے سے ہو، کوئی بھی فرد یا عام شہری یا کوئی Law Enforcing Agency کا کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو ان دہشتگردوں کے خلاف پوری commitment کے ساتھ اور پوری جاں فشانی کے ساتھ سینہ سپر نہ ہو جو لوگ ہمارے کھیلتے کودتے بچوں کو اور نہتی عورتوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اُن کے خلاف کس شخص میں یا کس پاکستانی میں commitment کی کمی ہو سکتی ہے۔ جہاں تک میرے بھائی معزز قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے چھوٹو گینگ کی تو چھوٹو گینگ جو ہے وہ ایک پانچ

ضرب20,25کلو میٹر کا ایریا ہے جس میں جنگل ہے، جس میں چھپنے کی کمین گاہیں ہیں، جس کے اندر کچھ ایریا میں پانی ہے، آگے جا کر پھر جنگل ہے پھر اس طرح کی صورتحال ہے کہ وہاں پرIslands بنے ہوئے ہیں اور وہ ایسا مشکل گزار ایریا ہے کہ جنگل میں چھپے لوگوں کو جو forceیا لوگ ہیں جو اُن کی طرف آرہے ہوتے ہیں وہ اُن کو تقریباً2کلو میٹر سے نظر آرہے ہوتے ہیں جب کہ وہ لوگ جو وہاں پر چھپے ہوتے ہیں ان کے خلاف آپریشن کرنا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان کی Law Enforcing Agencies جس میں رینجر کی سپورٹ حاصل ہے اور پنجاب پولیس نے اس آپریشن کوundertakeکیا ہے اور یہ لوگ جو وہاں پر گئے ہیں جنہوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کی ہے یہ وہاں پر پوری بہادری سے اُن پر حملہ آور ہوئے ہیں تو انہوں نے شہادت نوش کی ہے اور وہاں پر چھوٹو گینگ کے جو دو سرغنہ تھے وہ مارے گئے ہیں، اُس کے علاوہ اُن کے اور لوگ بھی مارے گئے ہیں لیکن وہاں پر ہمارے جو نوجوان ہیں وہ بھی شہید ہوئے ہیں اور یہ آپریشن جو اُس پورے علاقے کوLaw Enforcing Agenciesنےcordon offکیا ہوا ہے اور یہ آپریشن جاری رہے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ اُس علاقے کو clearکیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ، اللہ خیر خیریت رکھے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کوdispose ofکیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پرIntroduction of Bills, Consideration and Passage of the Bills.ہیں۔

مسودہ قانون ایگریکلچر، فوڈ اور ڈرگ اتھارٹی پنجاب2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may introduce the Punjab Agriculture Food and Drug Authority Bill 2016. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! I oppose it

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! I oppose it

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں بھی oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو oppose کیا گیا ہے۔

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth and Ms Nabila Hakim Ali Khan. Any mover may move it.

جی، خدیجہ عمر صاحبہ! آپ move کریں۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: لاء منسٹر نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ مسودہ قانون بھی 2015 کی طرح ہے جس میں کہا گیا تھا کہ فارسٹ کمپنیاں بنائی جائیں گی جس سے صوبہ پنجاب کے خالی علاقہ جات میں جنگلات لگائے جائیں گے، جس سے روزگار فراہم ہوگا، لکڑی کی پیداوار ہوگی اور صنعت کو ترقی ملے گی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جس طرح اس بل کا کوئی مقصد نہیں تھا اور اس سے کوئی نتائج نہیں نکلے اسی طرح اس میں کہا گیا ہے کہ جنگلات اور اراضی کے استعمال کی خاطر مناسب اقدامات کئے جائیں اور قانون جنگلات 1927 میں مزید ترمیم کر دی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس قانون کے ذریعے یہ حکومت کسی بھی reserved or unreserved jungle کو قرار دے کر، جن کو یہ نوازنا چاہ رہے ہیں ان کو نواز دیا جائے گا۔ اس سے حکومت یا پنجاب کو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔ اس ایوان میں تمام لوگ جانتے ہیں کہ کئی لاکھ ایکڑ پر مشتمل ایسی جگہیں ہیں جن پر ابھی تک قبضہ ہے اور وہ قبضہ چھڑوایا نہیں جا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ابھی تک وہ قبضہ کیوں نہیں چھڑوا پا رہے اور ان کی کیا مجبوری ہے؟ یہ نئے experiments کرنے جا رہے ہیں، آئین میں ترامیم لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم نے جو پہلے بھی ترامیم کی ہیں اور ابھی بھی کر رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں پر جتنے بھی ہمارے معزز ممبران بیٹھے ہیں ان میں سے کافی ممبران کو اس بات کا علم بھی ہو گا کہ اس وقت بہت بڑی اراضی ہے جو کسی اور کے قبضے میں ہے لیکن اس کو چھڑایا نہیں جا رہا ہے اور ایک نئی ترمیم کی جا رہی ہے اس کا بھی وہی نتیجہ نکلے گا جو کہ پچھلے والے میں نکلا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم اس قابل نہیں ہیں کہ جو already حکومتی سطح پر اتنی بڑی بڑی جگہیں ہیں ان کو ہم حاصل نہیں کر پا رہے ہیں، پتا نہیں حکومت کی کیا مجبوری ہے اور ایک نئے حصے کو ہم developed کر کے ان تمام چیزوں کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تو وہی بات ہو گئی کہ ہمارے سے پچھلے کام ٹھیک ہو نہیں رہے ہیں، ہم اتنے strong نہیں ہیں، ہم اتنے مجبور ہیں اور ہم نئے steps لے رہے ہیں۔ ان کا بھی وہی حال ہو گا جو ہم عجلت میں ترامیم کرتے ہیں، کمیٹیاں بناتے ہیں اور نئے نئے بل لے کر آتے ہیں جس کا کوئی fruitful نتیجہ نہیں نکلتا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ kindly یہ ایوان میں ضرور بتایا جائے کہ لاکھوں ایکڑ کی اراضی کا کیا بنے گا جس کا قبضہ نہیں چھڑوایا جا رہا؟ ان لوگوں سے وہ قبضہ واپس نہیں لیا جا رہا ہے حالانکہ حکومت کے پاس تمام powers ہوتی ہیں، حکومت جو چاہے کر سکتی ہے کیونکہ وہ majority میں ہے۔ جب ان کی powers بھی چل رہی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ یہاں مجبور ہے؟ یہ بل بالکل غیر ضروری ہے لہٰذا اس کو رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے اور میرے سوال کا جواب بھی دیا جائے۔ ایسے بل لانے سے پہلے ایوان کو ضرور بتایا جائے کہ ایسے بل لانے کی کیوں ضرورت پیش آتی ہے جبکہ جو already existing چیزیں ہیں ان پر گورنمنٹ کا کنٹرول نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا تھا اور Rule-98 کا reference دیا تھا۔ اس حوالے سے کہ یہ بہت اہم بل ہے ایک طرف تو دنیا میں global warming کی بات چل

رہی ہے اور دوسری طرف reserved جنگلات کو unreserved کروایا جا رہا ہے تو اس حوالے سے ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس میں دو چار چیزوں کی input دے سکیں۔ میری درخواست ہو گی کہ ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترم! میری بات سنیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ترمیم میں آپ کا نام آیا ہی نہیں میں کیا کروں؟ آگے ترمیم میں جن کے نام آئے ہیں ان میں ڈاکٹر سید وسیم اختر ہیں، محترمہ شُنیلا رُوت ہیں۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آپ Rule-98 پڑھ لیں اس کے تحت میں بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب ترمیم move ہو چکی ہے اس پر انہوں نے بات کر لی ہے۔ (شور وغل)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! دونوں ممبران نے oppose کیا ہے اور وہ Rule-98 کا حوالہ دے رہے ہیں اس کے تحت وہ پڑھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وہ move ہو چکی ہے اور ان کا نام بھی نہیں ہے اب میں کیا کروں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ممبران کو encourage کریں۔ اگر کوئی legislation پر بات کرنا چاہتا ہے، اگر آپ bulldoze کرنا چاہیں گے تو ان کی اکثریت ہے، ہم بولتے بھی رہیں گے تو وہ bulldoze ہو جائے گی۔ جناب محمد صدیق خان Rule-98 کا حوالہ دے رہے ہیں اور پورے ایوان نے دیکھا کہ ان دونوں افراد نے first reading پر اس ترمیم کو oppose کیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر دو ممبران بولنا چاہتے ہیں تو آپ بولنے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں دو صاحبان کو بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔ چلیں، بات کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری اس معزز ایوان کے سامنے submission ہے کہ آج کل پوری دنیا میں جو global weather change کی بات چل رہی ہے جس کی وجہ سے بے موسمی بارشیں ہو رہی ہیں، floods آ رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ہے کہ ہم nature سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ اس ساری environment کو کنٹرول کرنا جنگلات کا کام ہے۔ ایک طرف تو پنجاب میں جتنے بھی reserved جنگلات ہیں ان پر غیر قانونی encroachers نے قبضہ کی رکھا ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے "چھوٹو رام" کی بات ہو رہی تھی۔ نہیں، "چھوٹو ڈکیت" کی بات ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر: "چھوٹورام" تواور چیز تھی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! Very sorry میں اس لفظ کو withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تصحیح کر لی جائے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! "چھوٹوڈکیت" کی بات ہو رہی تھی کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے دیکھا جائے تو جو یہ کتنا بد نما داغ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم سے متعلق بات کریں، آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں ترمیم سے متعلق بات کرتا ہوں۔ اس میں میری یہ عرض ہے کہ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان سے نہ پوچھیں، اپنی ترمیم بتائیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ اس کی strategic use یہ ہے کہ اس میں forestation کی جائے، اس میں درخت لگائے جائیں، Global weather change سے بچا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ جتنے encroacher بیٹھے ہیں اگر آپ اس کو خاص for strategic use unreserve کریں تو پھر مجھے سمجھ نہیں آتی۔ Basically دنیا کی strategic use تو یہ ہے کہ وہ جنگلات کو بڑھا رہے ہیں اور ہم جنگلات کو ختم کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ 1927 کے ایکٹ میں جو ترمیم کی جا رہی ہے وہ غلط ہے۔ میری معزز ایوان سے درخواست ہو گی کہ broader aspect سامنے رکھتے ہوئے اور بالخصوص یہ جو global weather change کا مسئلہ ہے اس میں تغیانی آتی ہے، تباہی اور بربادی ہوتی ہے اور غیر موسمی بارشیں ہوتی ہیں ان کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ جو ایکٹ میں ترمیم لانا چاہتے ہیں اس کو مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ٹائم دیا اور میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارا صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور فارسٹ، اریگیشن، ریونیو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ فارسٹ پر بات کریں۔ آپ کے ساتھی نے جو ترمیم دی ہے اس پر بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اسی پر آرہا ہوں۔ اس میں جو یہ کہا گیا ہے کہ پبلک پارٹنرشپ میں یا یہ پبلک کی ownership پر دے دیا جائے تو یہ پہلے کئی دفعہ تجربے ہو چکے ہیں۔ اس وقت میرے ڈسٹرکٹ میں تقریباً 20 سے 25 ہزار ایکڑ محکمہ جنگلات کی زمین موجود ہے اور ایک زمانہ تھا کہ اس ایریا میں جنگل اتنا بہترین اور اس طرح ہوا کرتا تھا کہ ہمارے لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ترمیم پر بات کریں، آپ نے تقریر شروع کر دی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ مجھے تین منٹ دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم پر بات کریں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب احمد خان بھچر! تشریف لے آئیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2016

(۔۔۔جاری)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی بات یہیں سے شروع کروں گا جہاں سے کورم کی نشاندہی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے آپ نے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی بات وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے کورم کی نشاندہی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرے ڈسٹرکٹ میں تقریباً پچیس سے تیس ہزار ایکڑ فارسٹ لینڈ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ترمیم کے بارے میں بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں بھی اسی پر آ رہا ہوں۔ میں آپ سے صرف دو تین منٹ لوں گا، میں اس میں تجاویز دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ترمیم پر بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس میں کوئی پوائنٹ سکورنگ والی بات نہیں ہے۔ میرے ڈسٹرکٹ میں پچیس سے تیس ہزار فارسٹ لینڈ ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ بجائے اس کے کہ اس کو reserve کیا جائے اور اس کی الاٹمنٹ کی جائے۔ اگر جنگلات کو open auction میں لایا جائے تو اس زمین سے حکومت کو کافی آمدن ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت ادھر کافی جنگل موجود تھا لیکن اب جنگل کی کٹائی ہو چکی ہے اور اس بے دردی سے کٹائی ہوئی ہے کہ اب وہاں پر صاف میدان پڑے ہوئے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ بجائے اس کے کہ آپ اس کی الاٹمنٹس کریں آپ اس کو open auction میں لے کر آئیں تو بہتر ہو گا گورنمنٹ کو اس سے کافی revenue حاصل ہو گا دوسرا لوگوں میں مقابلے کا رجحان بھی پیدا ہو گا۔ محکمہ جنگلات وہاں پر جو پودے لگاتا ہے تین چار دن بعد ان کے جو متعلقہ نچلے level کے ملازمین ہوتے ہیں وہ ان پودوں کو اکھاڑ کر لے جاتے ہیں۔ پرائیویٹائزیشن کے لئے جو یہ preserve کر رہے ہیں پہلے آپ کو لوگوں میں awareness پیدا کرنی چاہئے، ایک دفعہ مقابلے کی فضا پیدا کریں لوگ آپ کو appreciate کریں گے۔ جس طرح ہم اس بل کو پاس کر رہے ہیں اور چور دروازے سے الاٹمنٹ کی طرف جا رہے ہیں تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کو تو پتا ہے الاٹمنٹ کا تو land reforms کی حد تک کبھی اس ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا تھا تو فارسٹ کی الاٹمنٹ کا کیا فائدہ پہنچے گا؟ اس لئے میری یہی submission ہے کہ کم از کم اس کو اس طریقہ سے کیا جائے کہ لوگوں میں awareness پیدا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ مقابلے کی فضا پیدا ہو اس کے لئے ایریا مختص کریں کہ اس

ایریا میں آپ کو یہ جنگل لگانا چاہئے، اس ایریا میں شیشم لگانا چاہئے، اس ایریا میں سفیدا لگانا چاہئے۔ میری صرف اتنی التجا ہے کہ اس میں آپ restrict area کر دیں۔ میں نے یہی بات کرنی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کی جو ترمیم ہے وہ تو یہ ہے کہ اس بل کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے اور اس کا جواب بڑا simple ہے کہ یہ بل آرڈیننس کی صورت میں 25-01-2016 سے نافذ ہے اور اس وقت سے پنجاب حکومت کی طرف سے لاء ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر مشتہر ہے اس لئے اسے عوامی رائے کے لئے مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو تجاویز میرے معزز دوستوں نے دی ہیں، میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس بل میں کوئی بہتری لانا چاہتے ہیں یا آپ کے ذہن میں کوئی further proposal ہے تو آپ اس کو پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر لائیں، میں اسے accept کرنے کو تیار ہوں۔ آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بیٹھیں اس پر discussion کریں اور جو چیز مناسب ہوگی اس کو opt کیا جائے گا۔

(اذانِ ظہر)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2016,
be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I oppose.

محترمہ! اس میں آپ کا نام نہیں ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ویسے بات کرنے کی اجازت دیتا ہوں لیکن ترمیم withdraw ہو جائے گی۔ محترمہ ان کو ترمیم دینے دیں آپ بعد میں بات کریں گی۔ یہ ترمیم ان کی طرف سے آئے گی آپ کی طرف سے نہیں آئے گی۔ اب آپ کی طرف سے نہیں آ سکتی۔

DR MUHAMMAD AFZAL: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! محترمہ کو بات کر لینے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ہم پنجاب مسودہ قانون فلڈ پلین ریگولیشن 2015 کو پاس کرنا چاہ رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت ہی اہم بل ہے جس طرح سے ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا ملک۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ترمیم پر آئیں۔ آپ نے جو ترمیم دی ہے، پڑھی اور سنی ہے اس پر آئیں اور آپ کے پاس موجود بھی ہے پلیز اس کے مطابق بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اگر میں نے opinion eliciting کی بات کرنی ہے تو پھر اس کا logic بھی بتانا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز آپ مہربانی کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پھر میں یہ کہہ کر بیٹھ جاتی ہوں کہ اسے eliciting opinion کے لئے اخبار میں عوام کے لئے پیش کیا جائے۔ اگر آپ بات نہیں کرنے دیں گے تو پھر یہی

ہو گا۔ ہمیشہ بل لانے کا ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم وہ مقاصد حاصل کر سکیں اور وہ مسائل جن میں ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ گھرا ہوا ہے ہم اس کے لئے بہتری کے اقدامات کر سکیں۔ ہم عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ 68 سال سے ہمارے ملک کو معرض وجود میں آنے کے باوجود اور اس حکومت کو عرصہ 30 سال سے گاہے بگاہے حکومت ملنے کے باوجود بھی آج تک ہم کوئی ایسے اقدامات نہیں کر سکے کہ ہم اس مصیبت اور آفت سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ گاہے بگاہے سیلاب کنٹرول کرنے کے لئے کمیشن بھی بنائے جاتے رہے لیکن اس کے باوجود یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمارے لئے وبال جان بن چکا ہے۔ ہر سال بہت سی قیمتی جانیں اور املاک ضائع ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ایک کمیشن بنا کر کمیشن مافیا کھڑا کیا جاتا رہا اور ماضی میں وہ کمیشن کیا کرتے رہے؟ وہ صرف اپنی تنخواہیں اور مراعات حاصل کرتے رہے اور حکومت نے سیلابوں میں مفاد پرست جاگیرداروں، وڈیروں کو اپنی من مانیاں کرنے کی اجازت دیئے رکھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی اہم بل ہے لیکن اس کے باوجود اس بات کا خدشہ ہے کہ اس حکومت کا کام صرف اور صرف announcement کرنا ہے لیکن عوام کی بھلائی کے لئے آج تک کوئی ڈیم نہیں بنایا گیا جو اس کی واضح مثال ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ آپ ترمیم پر نہیں آ رہیں آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! حکومت اپنے ذاتی مفادات کی خاطر کمیشن بنا کر کمیشن مافیا کو فروغ دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ بڑی مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب! انہوں نے جو ترمیم دی ہے آپ اس بارے میں بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے یہی ترمیم دی ہے کہ اس کو for public opinion publish کیا جائے۔ میں وہی عرض کروں گا کہ یہ بل پیش ہونے سے پہلے ویب سائٹ پر موجود ہے اور پبلک کو اس کی پوری طرح سے آگاہی ہے اور ویسے بھی قانون سازی کے لئے public opinion seek نہیں کی جاتی بلکہ اس معزز ایوان کو on be half of public Constitutional mandate حاصل ہے کہ وہ قانون سازی کرے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for the words "not below the rank of basic scale 18", the words

"not below the rank of Executive Engineer", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for the words "not below the rank of basic scale 18", the words "not below the rank of Executive Engineer", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی طرف سے oppose کیا گیا ہے۔ جی، محترمہ! آپ carry on کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کلاز میں عملدرآمد کا ذمہ دار افسران کو بنایا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ وہ افسر گریڈ 18 کے rank کا ہوگا۔ میری گزارش ہے کہ گریڈ 18 کا کوئی rank نہیں ہے بلکہ سکیل ہوتا ہے لہٰذا اس میں ترمیم کی جائے اور ذمہ دار افسر کا عہدہ ایکسیئن سے کم نہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو ترمیم دی ہے اس سے complications آئیں گی چونکہ اصول ہے کہ basic pay scale کے مطابق تعیناتی کی جاتی ہے اور اس سے زیادہ واضح ڈیوٹی اور فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اس کی سنیارٹی کا لحاظ گریڈ 17، 18، 19، 20 اور 21 ہے، یہ ایک زیادہ واضح اور مؤثر حکمت عملی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے اور انہوں نے جواب دے دیا ہے اب میں question put کرنے لگا ہوں۔

The motion moved and the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for the words "not below the rank of basic scale 18", the words "not below the rank of Executive Engineer", be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 & 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 & 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 5 & 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for the word "consisting", the words "and comprising", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for the word "consisting", the words "and comprising", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ ترمیم صرف تصحیح کے لئے دی گئی ہے کہ consisting کی بجائے comprising کر دیا جائے جیسا کہ Clause-15 میں ہے۔ Clause-15 میں Review Board کے لئے comprising کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! consisting and comprising میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ تو بالکل بے معنی سی ترمیم دی گئی ہے لہٰذا اسے مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for the word "consisting", the words "and comprising", be substituted.

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "It should be ensured that the Superintending Engineer and the majority of the members of the Committee have sufficient experience of hydrology and flood control."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"It should be ensured that the Superintending Engineer and the majority of the members of the Committee have sufficient experience of hydrology and flood control."

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہماری ترمیم یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کمیٹی میں ایسے ممبران ہوں جو کہ flood control میں تجربہ رکھتے ہوں۔ ہمیشہ یہی ہوتا آرہا ہے کہ ایسے لوگ تعینات کر دیئے جاتے ہیں جن کا اس محکمہ کے ساتھ کوئی تعلق ہوتا ہے اور نہ ہی ان کو اس شعبہ سے متعلق کوئی تجربہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہم کسی کو oblige کرنے کے لئے بھی ایسا کر دیتے ہیں لیکن اس کے نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا چونکہ اس شعبہ میں کوئی تجربہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ غلط فیصلے کرتے ہیں اور in the end اس کے نقصانات ہوتے ہیں۔ اس وقت overall generally climate change ہو رہا ہے۔ پاکستان میں سیلاب یا دوسری بڑی بڑی ناگہانی آفات آتی ہیں تو ہم ان کو کنٹرول نہیں کر پاتے کیونکہ ہم نے ان آفات سے بچاؤ کے لئے کوئی proper system بنایا ہے اور نہ ہی ایسے لوگ تعینات کئے ہوئے ہیں کہ جو اس حوالے سے expert ہوں۔ یہ بہت اہم بات ہے کہ متعلقہ شعبہ میں تجربہ اور قابلیت رکھنے والے کو ہی اس شعبہ یا محکمہ میں تعینات کیا جائے۔ میں تجویز کروں گی کہ اس محکمہ میں بھی اس شعبہ کے ماہرین کو لازماً شامل کیا جائے تاکہ اس کے fruitful نتائج حاصل ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں پیشہ ورانہ مہارت کی بناء پر ہی لوگوں کی تقرری ہوتی ہے۔ اس میں sufficient experience کے الفاظ بڑے subjective ہیں اور ہر آدمی اپنے حساب سے اس کی تشریح کر سکتا ہے۔ اگر ان الفاظ کو اس میں شامل کیا جائے تو اس سے ایک unlimited litigation کا پہلو سامنے آسکتا ہے اس لئے اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"It should be ensured that the Superintending Engineer and the majority of the members of the Committee have sufficient experience of hydrology and flood control."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr. Speaker! I move:

> "That in Clause 12 of the Bill, in sub-Clause (3), after the word "request", the words "explaining reasons as to why such assistance may not be rendered", be added.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 12 of the Bill, in sub-Clause (3), after the word "request", the words "explaining reasons as to why such assistance may not be rendered", be added.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے جو ترمیم دی ہے اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اگر پولیس یا لوکل انتظامیہ محکمہ انہار کی غیر قانونی تعمیرات ہٹانے سے انکاری ہو تو اس کی وجوہات تحریری طور پر لی جائیں اور ان کو cross-check کیا جائے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے مشکل حالات میں جب کسی انتظامی ادارے کو مدد کے لئے بُلایا جاتا ہے تو آگے سے simply refuse کر دیا جاتا ہے۔ جب آپ کے پاس انکار کرنے کی وجوہات تحریری شکل میں ہوں گی اور وہ باقاعدہ اس کا جواز تحریری شکل میں دیں گے تو پھر آپ اس کی تصدیق کر سکیں گے اور اگر وہ وجوہات غلط ثابت ہوں تو اس پر کوئی ایکشن لیا جا سکے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ خدیجہ عمر نے Cluase-12(3) پر پوری طرح سے غور نہیں فرمایا کیونکہ اس میں already یہ چیز موجود ہے۔ ان لوگوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ Canal Officer کی مدد کریں اور اگر وہ مدد نہ کر سکیں تو یہ ان کے اُوپر ذمہ داری ہے کہ وہ explain کریں گے کہ Why have they not done that? تو محترمہ اس ترمیم کے ذریعے سے جو مقصد حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ چیز already اس میں موجود ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 12 of the Bill, in sub-Clause (3), after the word "request", the words "explaining reasons as to why such assistance may not be rendered", be added.

(The motion was lost.)

The motion moved and the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga,

Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood.

Since this amendment is substantially identical to the second amendment in Clause 7 which has already been lost, therefore, the same is inadmissible under Rule 106(B) and 198(4) and is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Flood Plain Regulation Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Vigilance Committee Bill 2016. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar,

Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج اسمبلی میں Vigilance Committees کا جو بل پیش ہوا ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی public concern Bill ہے جس طرح سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے صوبے کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جا رہے ہیں بجائے اس کے کہ ہم اپنی عوام کے جان و مال کا تحفظ کر سکیں اور اُن کی املاک کو قبضہ مافیا سے بچا سکیں، دہشت گردی کے اس ناسور سے جان چھڑا سکیں لیکن اس کے باوجود ہم اس ناسور سے چھٹکارا نہیں مل پا رہا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ عرصہ دراز سے بہت ساری حکومتوں نے بہت سارے اقدامات بھی کئے۔ 3 C's System بنایا گیا، کئی اور ایسی چیزیں لائی گئیں کہ جن سے ہم اس کی روک تھام کر سکیں لیکن پورے نظام میں افراتفری، کرپشن اور سفارش ہونے کی وجہ سے آج کی صوبائی حکومت پسند اور ناپسند کی بناء پر جو فیصلے کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کی وجہ سے ہماری بڑی ناکامی ہے۔ عوام کی رائے کو اہمیت دی جانی بہت ہی ضروری ہے کیونکہ ہم یہ اقدامات اپنی اس عوام کے لئے کرتے ہیں جن کی ہمارے اوپر ذمہ داری ہے اور آج ہم اس ایوان میں کھڑے ہو کر جن کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس عوام کو اہمیت کیوں نہیں دے رہے کیونکہ ہم اپنے منتخب نمائندے کو اہمیت

نہیں دے رہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس بل سے فائدہ اُٹھا سکیں اور ہم جو اقدامات اپنی عوام کی فلاح و بہبود اور اُن کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی رائے کو اہمیت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک واقعہ کا ذکر کروں گی کہ یہ بھی اس حکومت کی بہت بڑی ناکامی ہے کہ ہم نے جو اتنی ساری artificial cosmetics type, forces بنالی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اس سے بہتری کر سکیں گے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ جب تعداد بڑھائی جاتی ہے تو اس سے زیادہ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُن کی کارکردگی کے check and balance کا ایک mechanism ہونا چاہئے اور اُس پر سختی سے عملدرآمد ہونا چاہئے لیکن ہم نے یہاں دیکھا ہے کہ جتنے لوگ اس وقت بہت اچھے مقام حاصل کر چکے ہیں اُن پر بہت سارے ایسے مقدمات ہونے کے باوجود اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ اسی طرح سے اگر آپ اشتہاریوں کو دیکھیں تو وہ کھلے عام دندناتے پھر رہے ہیں اور اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے اس کے باوجود کہ ہماری عوام اس کی نشاندہی کرتی ہے اور پولیس وہاں پر approach نہیں کر پاتی اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے check and balance کا کوئی mechanism نہیں ہے جس کی وجہ سے اُن قصورواروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے اس لئے میں یہ بہت ضروری سمجھتی ہوں کہ اس کو باقاعدہ تشہیر کیا جائے اور عوام سے اس بارے میں رائے لی جائے تاکہ مفاد عامہ کے لئے بہتر قانون بنایا جا سکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جتنی گفتگو کی ہے انہی چیزوں کو redress کرنے کے لئے یہ بل لایا جا رہا ہے اور local level پر یہ جو ویجیلنس کمیٹی بنے گی یہ intelligence sharing and intelligence work میں بنیادی اہمیت کی حامل ہو گی اور اس سے intelligence network میں بڑی بہتری آئے گی۔ باقی جہاں تک اس بل کو مشتہر کرنے کی بات ہے تو بل ordinance کی صورت میں website پر موجود ہے اور جہاں تک عوامی رائے کا تعلق ہے تو یہ معزز ایوان عوامی رائے کا ہی مظہر ہے اس لئے اس کو further مشتہر کرنے اور delay کرنے کی کوئی مناسب reason نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home

Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Vigilance Committees Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 & 4

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 & 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 & 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it, the first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (c) and (d), the following be substituted:

(c) Representative from Special Branch of the Punjab Police not below the rank of Senior Superintendent of Police;

(d) Representative from Intelligence Bureau serving in BS-18; and".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (c) and (d), the following be substituted:

"(c) Representative from Special Branch of the Punjab Police not below the rank of Senior Superintendent of Police;

(d) Representative from Intelligence Bureau serving in BS-18; and."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! اس کلاز میں میری ترمیم یہ ہے کہ ویجیلنس کمیٹیوں میں سپیشل برانچ کی نمائندگی SSP level کے rank سے کم نہیں ہونی چاہئے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اس rank کے پولیس آفیسر نسبتاً بہتر کارکردگی دکھا سکتے ہیں اور بہتر ٹیمیں بنا کر بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں دوسری بات یہ ہے کہ Intelligence Bureau کا نمائندہ گریڈ-18 کی تجویز اس لئے دی ہے کہ یہ لوگ experience based ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تمام حالات اور معاملات کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر ہم اس طرح کے لوگوں کو appoint کریں گے تو اُس کام کا check and balance بھی بہتر ہو گا اور میرے خیال میں بہت سارے ایسے معاملات جن کو وہ عرصہ دراز سے دیکھ چکے ہوتے ہیں تو پھر جب اس طرح کا کوئی موقع اُنہیں ملتا ہے تو وہ بہتر کام کر سکتے ہیں اور ہمیں بہتر نتائج مل سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں level local پر not below the rank of Senior Superintendent of Police یہ practicably نہیں ہے کیونکہ اس level کے لوگ اتنی تعداد میں available ہی نہیں ہیں کہ ان کو اس میں رکھا

جائے۔ مقامی سطح پر جس rank کے لوگ بھی available ہوں اُن کو بنایا جائے گا اور upper level پر اس rank کے لوگ ensure کرتے ہیں کہ اُن کے subordinates کی reporting وغیرہ کے تمام معاملات ٹھیک ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (c) and (d), the following be substituted:

"(c) Representative from Special Branch of the Punjab Police not below the rank of Senior Superintendent of Police;

(d) Representative from Intelligence Bureau serving in BS-18; and."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), in Para (e), for the words "to be nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab", be substituted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), in Para (e), for the words "to be nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab", be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! امید اسی بات کی تھی۔ میں نے جو تجویز دی ہے اور یہ کہا ہے کہ کمیٹی کے لئے ممبران کی نامزدگی اس ایوان سے ہونی ہے تو ایوان کے custodian سپیکر صاحب ہیں اور سپیکر صاحب بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں، اچھی طرح سے دیکھ سکتے ہیں، سب ممبران قابل احترام ہیں لیکن وہ ایوان کو چلاتے ہیں اس لئے وہ بہتر ممبر کو نامزد کر سکتے ہیں کہ ان کو اس طرح کی کمیٹیوں میں کام کرنا چاہئے۔ یہ معاملہ بے شک ہم سب کے لئے بہت اہمیت کا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتی ہوں کہ custodian of the House سپیکر صاحب ہیں اس لئے ایوان سے جو nomination ہو وہ Government کے word کو substitute کر کے Speaker کیا جائے اور اختیارات سپیکر کو دیئے جانے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ purely executive function ہے۔ It should be performed by the Government.

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), in Para (e), for the words "to be nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab", be substituted.

(The motion was lost.)

The third amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (3), in Para (a), the words and comma "on the recommendation of the Sub-divisional Vigilance Committee", be added at the beginning."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (3), in Para (a), the words and comma "on the recommendation of the Sub-divisional Vigilance Committee", be added at the beginning."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! again thank you میں نے اس لئے کہا کہ یہاں advance میں oppose کر دیا گیا ہے تو آگے بھی ایسے ہی ہونا ہے۔ یہ ترمیم ہے کہ لوکل ویجیلنس کمیٹیاں سب ڈویژنل کمیٹیوں کی سفارش پر ہوں کیونکہ وہ مقامی حالات سے باخبر ہوں گے اور ان کا انتخاب صحیح ہوگا۔

جناب سپیکر! میری بات میں بڑا logic ہے باقی بات تو understanding کی ہے یا جو رویہ اس ایوان کے اندر ہے۔ ہم نے اس روّیے کو ٹھیک نہیں کرنا لیکن یہ تجویز اگر دیکھی جائے تو اس میں ایسا کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اس کو منظور بھی کر لیا جائے کیونکہ سب ڈویژنل کمیٹی تحصیل لیول پر ہوگی وہ آگے یونین کونسل کے لیول پر جو کمیٹیاں بنیں گی وہ اس مخصوص علاقہ کے حالات وواقعات سے بہتر طور پر آگاہ ہوں گے اور وہاں کے لوکل نمائندوں کو بہتر پتا ہوگا کہ کون سے لوگ ہیں جن کو ان سب کمیٹیوں میں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری تجویز اس logic کے ساتھ تھی تاکہ اس علاقہ کے حالات وواقعات کے مطابق مقامی نمائندوں کو مقامی کمیٹیوں میں بہتر طور پر نمائندگی مل سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں پہلے اختیار ڈسٹرکٹ ویجیلنس کمیٹیوں کے پاس ہے تو یہ انہی لوگوں پر مشتمل ہے جو اس علاقے سے ہیں اور وہاں کے حالات اور لوگوں کو جانتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (3), in Para (a), the words and comma "on the recommendation of the Sub-divisional Vigilance Committee", be added at the beginning."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood.

Since, this amendment is substantially identical to the amendment which has just been lost. Therefore, the same is inadmissible under Rule 106(B) and 198(4) and is ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Vigilance Committee Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون شادی بیاہ تقریبات پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Marriage Functions Bill 2015. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local

> Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شادی بیاہ کے موقعوں پر فضول خرچی کی روک تھام کے لئے یہ قانون بنایا جارہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت ایسی چیزوں کی روک تھام کی اشد ضرورت ہے۔ اس سے بہت فائدہ اس وقت ہو گا جب سادگی کو اپنایا جائے لیکن اس سے پہلے بھی یہ کافی دفعہ ہو چکا ہے کہ آپ نے چیزوں پر پابندی لگائی لیکن اس کے نتائج ویسے نہیں آئے جو آنے چاہئیں تھے۔ اس سے پہلے بھی ون ڈش کا کہا گیا تھا اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن پر پابندی لگائی مثلاً وقت کے حوالے سے بھی

پابندی لگائی گئی تھی۔ ان سب چیزوں پر پوری طرح عملدرآمد اس لئے نہیں ہو پاتا کہ اس میں کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی ایسا پہلو ہے جس کی وجہ سے مکمل طور پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ میں مثال کے طور پر یہ بتانا چاہوں گی کہ جب وقت کی پابندی کا قانون ہے اور بہت سے فنکشنز اور رسومات ہیں جن پر پابندی ہے لیکن لوگ کیا کرتے ہیں کہ کارڈز پر شادی کی بجائے گھریلو فنکشن کا لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر تقریبات ہو جاتی ہیں جبکہ وہ شادی کا ہی فنکشن ہوتا ہے۔ اس میں بے تحاشا لوازمات اور بے تحاشا اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس فضول خرچی کو روکنا چاہئے اور سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ اس کو مزید جتنا بہتر بنایا جا سکتا ہے تو اس کو بنایا جانا چاہئے تاکہ ایک عام mediocre بندے کے لئے survive کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اس وقت بہت مہنگائی ہے، اس وقت ملک کے بے روزگاری کے حوالے سے جو حالات ہیں اور خاص طور پر ان رسومات کی وجہ سے بچیوں کے والدین بہت زیادہ suffer کر رہے ہیں لیکن اس میں پھر وہی بات ہے کہ ہم Bills لا رہے ہیں اور وہ effective کیوں نہیں ہو پا رہے، اس میں کہیں نہ کہیں کوئی کمی کوتاہی ہے جس کی وجہ سے ان کی effectiveness اس طرح سے نظر نہیں آتی ہے۔ ایک بہت اہم بل ہے اور جس طرف ہم جا رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے اگر ہم نے اس کو بہتر بنانا ہے تو اس کے لئے بہت ضروری ہے اس کو رائے عامہ اور متداول کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے کیونکہ یہاں عوام کی رائے لینا اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ اس سے effect ہو رہے ہیں ان کو بلا کر بتایا جائے کیونکہ اس سے ہمارا majority طبقہ خاص طور پر سفید پوش طبقہ ان رسومات کی وجہ سے بہت زیادہ effect ہو رہا ہے لہٰذا ان سب کی رائے لینا بہت اہم ہے تاکہ اس کو مزید بہتر بنایا جا سکے اور اس میں جو کمیاں کوتاہیاں ہیں ان کو دور کر سکیں۔ اس میں کوئی اتنا سا بھی موقع نہ ہو جس سے پھر کوئی غیر قانونی کام ہو۔ میرے کہنے کا مقصد ہے کہ اقدامات ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی لوگ اس کا miss use کر لیتے ہیں۔ ہمارے صوبے میں یہ practice ہو رہی ہے اور بہت سے ایسے اقدامات ہیں جن پر پابندی ہے لیکن اس کے باوجود وہ پابندی قائم نہیں رہتی، وہ effective نہیں ہے لہٰذا اس کو مزید effective بنایا جائے۔ جو simplicity اختیار کی جا رہی ہے، جو بل لایا جا رہا ہے وہ بہت اچھی بات ہے اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس کو ہمیں زیادہ سے زیادہ encourage کرنا چاہئے لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے، میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ یہ تمام پابندیاں پہلے بھی ہیں لیکن پھر بھی لوگ اس کا miss use کر رہے ہیں، تو جو اس میں کمیاں کوتاہیاں ہیں اس کو بہتر بنانے کے لئے اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کی جو effectiveness ہے وہ ایک administrative معاملہ ہے، بالکل یہ محترمہ کی بات درست ہے کہ اس کی effectiveness پر توجہ دی جانی چاہئے اور باقی جہاں تک اس کو مشتہر کرنے اور عوامی رائے کا معاملہ ہے تو یہ کافی دیر سے نافذ ہے۔ یہ ویب سائیٹ پر بھی موجود ہے اور یہ بالکل عوامی رائے کا مظہر ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 6

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from

Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "A Committee shall comprise of Government Officers and elected public representatives and shall have specified area of jurisdiction."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "A Committee shall comprise of Government Officers and elected public representatives and shall have specified area of jurisdiction."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! لاء منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تجویز ہم نے اس لئے دی ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے لئے جو کمیٹیاں بنائی جائیں اس میں علاقے کے منتخب نمائندے بھی شامل ہوں تو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ علاقے کے لوگ جب اس میں شامل ہوں گے تو اس کی performance بہت بہتر ہو جائے گی، اس سے آپ کو بہت support اور help ملے گی کیونکہ جب علاقے کے لوگ اس میں involve ہوں گے تو ان کی پوری کوشش ہوگی کہ اس کو زیادہ سے زیادہ effective بنایا جائے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ generally ماحول بہتر ہو جائے گا اور اس کی effectiveness میرے خیال میں زیادہ ہو جائے گی اگر علاقے کے لوگ اس کمیٹی میں بھی ساتھ شامل ہوں جائیں گے تو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس میں rules بنیں گے اور ان کے تحت گورنمنٹ کا اختیار ہوگا کہ اس کمیٹی کے ممبرز کا تعین کرے لیکن جس طرح سے محترمہ نے کہا ہے تو بالکل اس علاقے کے ہی لوگ ہوں گے اور ان میں elected representative بھی ہوں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"A Committee shall comprise of Government Officers and elected public representatives and shall have specified area of jurisdiction."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar and Ms Shunila Ruth. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

That in Clause 8 of the Bill, the following sentence be added at the end:

"The amount of fine shall be determined in accordance with the criterion as may be determined by the Government."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 8 of the Bill, the following sentence be added at the end:

"The amount of fine shall be determined in accordance with the criterion as may be determined by the Government."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! لاء منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے دوبارہ اس میں پھر وہی گزارش کی ہے کہ جرمانے کی رقم کے تعین کے لئے معیار حکومت مقرر کرے۔ Obviously اگر جرمانے کی رقم گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو گی تو میرا خیال ہے کہ اس پر پابندی بھی بہتر طریقے سے ہو گی اور اس کا کوئی فائدہ بھی ہو گا، otherwise پھر اس کی effectiveness نہیں رہے گی اس لئے حکومت کی طرف سے کوئی معیار بنایا جائے کہ یہ جرمانے کی رقم حکومت کی طرف سے مقرر کی جائے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس وقت یہ اختیار عدالت کے پاس ہے کہ عدالت حالات و واقعات کو مد نظر رکھ کر جرمانے کا ہر کیس میں ان دو limits کے درمیان فیصلہ کرے جو کہ 50 ہزار سے 20 لاکھ تک ہے تو یہ اختیار عدالت کے پاس رہنا ہی قرین انصاف ہے۔ اس ترمیم کی رُو سے یہ اختیار اگر گورنمنٹ استعمال کرے گی جیسا کہ stress کیا گیا ہے تو اس سے لوگوں میں عدم اعتماد یا unsatisfactory remarks کا خدشہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 8 of the Bill, the following sentence be added at the end:

"The amount of fine shall be determined in accordance with the criterion as may be determined by the Government."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 9 to 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 9 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, Now the question is:

"That Clauses 9 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question:

"That the Punjab Marriage Functions Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth and Ms Nabila Hakim Ali Khan. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ مسودہ قانون اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنانے کے لئے ہے جس میں ترمیم دینے کا ہمارا مقصد یہ تھا کہ اسے اخبارات میں مشتہر کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ یہ ہے کیا۔ Basically ابھی منسٹر صاحب کہیں گے کہ ہم نے website پر اسے رکھا ہوا ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ website تو آج تک میں نے کبھی نہیں دیکھی اور پتا نہیں کہ اس ایوان کی اکثریت کو بھی اس کا پتا ہے کہ نہیں۔ ہم دیہاتی لوگ ہیں اور دیہاتوں سے منتخب ہوتے ہیں جہاں پر website کا تصور تو ہے لیکن اتنا زیادہ بھی نہیں کہ آپ کہہ سکیں کہ پنجاب کے دس کروڑ

لوگ اس website کو جانتے ہوں۔ بہر حال اس پر گزارش ہو گی کہ اس بورڈ کو دوبارہ تشکیل دینے کے لئے وضاحت کی جائے کیونکہ یہ قومی و صوبائی اہمیت کا بورڈ ہے للذا عوام کی رائے ضرور لی جائے۔ اس طرح کے بورڈز اور اس طرح کی چیزیں بناتے ہیں، ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ مثالی صوبہ بنا رہے ہیں اور ہم نے بچت کی ہے، ہم اس صوبے کو باقی صوبوں سے بہتر چلا رہے ہیں اور good governance دکھا رہے ہیں تو پھر ایسے نئے سے نئے بورڈ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے پہلے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کتنے عرصہ سے کام کر رہا ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ کی یہ تیسری term ہے تو کیا انہوں نے جو پہلے 20/25 سال حکومت کی تو اس دور میں اس بورڈ کی اہمیت نہیں تھی، کیا یہ اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ اس وقت تشکیل نہیں دیا جا سکتا تھا؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت کام چلتا رہا ہے اور اگر 20/25 سال سے ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو بنائے بغیر معاملات چلاتے رہے ہیں اور اپنی good governance دکھاتے رہے ہیں جس پر انہیں کامیابی بھی ملتی رہی ہے۔ عوام انہیں ووٹ دیتے رہے ہیں اور ظاہر ہے naturally تبھی اکثریت لے کر آتے ہیں ناں۔ پھر اس وقت کیوں نہیں کیا تو اب اس کی کیا ضرورت اور اہمیت ہے کہ اس بورڈ کو تشکیل دیا جا رہا ہے؟ میں یہ بات کہوں گا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس سے فضول خرچیاں ہوں گی۔ اس بورڈ کے لئے تعینات کئے جانے والے افسران کے لئے گاڑیاں خریدی جائیں گی اور دیگر اخراجات بھی ہوں گے۔ ایک طرف سادگی کو اپنانے کی باتیں ہوتی ہیں اور دوسری طرف ان بیوروکریٹس کو شاہانہ طرز زندگی بسر کرنے کے لئے اچھی اچھی تنخواہیں اور گاڑیاں دے کر انہیں اپنے اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی خاطر ایسے اداروں میں نامزد کر کے صوبے کے پیسے کو بے دردی سے لوٹا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ بورڈ بنانے سے پہلے publically opinion لینے کے لئے اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے public کیا جائے تاکہ لوگوں کی رائے آ سکے۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ wing اچھے طریقے سے قانون سازی کرے اور اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ اس طریقے سے بنے کہ اس سے بہتری آئے نہ کہ افسران اور دیگر شاہی خرچیاں استعمال کر کے اس صوبے کا پیسا بے دردی سے استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چیمہ صاحب نے جو بات کی ہے اس کا کم از کم اس ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ جو ترمیم کی جا رہی ہے اس سے پنجاب اکنامک

ریسرچ انسٹیٹیوٹ بورڈ کی از سر نو تشکیل اس سے کی جا سکے گی۔ اس میں جو ترمیم specific ہے وہ یہ ہے کہ جو غیر سرکاری ممبران بشمول چیئرمین کے لئے یہ لازمی قرار دیا جا رہا ہے کہ وہ بورڈ کے ممبر بننے کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت اکنامکس یا دیگر متعلقہ مضامین میں پی ایچ ڈی ہو۔ سرکاری ممبر بننے کے لئے متعلقہ شخص کا کم از کم 15 سال کا تجربہ ہو تو یہ بورڈ کو effective بنانے کے لئے کیا گیا ہے کہ ایسے ہی لوگ سفارشی طور پر جو اس field سے تعلق نہیں رکھتے اور خوامخواہ صرف عزت و احترام کے لئے بورڈز کے ممبر نامزد ہو جاتے ہیں تو انہیں روکنے کے لئے ہے لہٰذا اس میں یہ گاڑیوں اور تنخواہوں والا کوئی معاملہ نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2016."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, now the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga

Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (b), the following be substituted:
>
> "(b) A renowned economist of international repute, to be appointed by the Government; vice chairman."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (b), the following be substituted:
>
> (b) A renowned economist of international repute, to be appointed by the Government; vice chairman."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے، جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہی گزارش ہے کہ بین الاقوامی طور پر ایک ایسے شخص کو وائس چیئرمین لگایا جائے جو اکنامکس کو اور سارے سلسلے کو جانتا ہو تاکہ اسے بہتر طریقے سے چلایا جا سکے مختصراً بس یہی گزارش ہے۔ جیسے منسٹر صاحب نے ابھی بتایا کہ یہ ادارہ کام کر رہا ہے لیکن اس ادارے کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسے شخص کو تعینات کیا جائے جو بین الاقوامی طور پر معاملات کو جانتا ہو تاکہ اچھے طریقے سے اس ادارے کی کارکردگی سامنے آسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں renowned International repute کے بڑے subjective الفاظ ہیں اور ان کی تشریح ہر فرد اپنے مطابق کر سکتا ہے لیکن موجودہ (2(A Clause میں وائس چیئرمین کا criterion ہے وہ بڑا objective

criterion ہے۔اس میں ایسا ہی فرد وائس چیئرمین منتخب ہونے کا اہل قرار پائے گا جو international
repute کا حامل ہوگا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (b), the following be substituted:
>
> "(b) A renowned economist of international repute, to be appointed by the Government; vice chairman."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (i), the following be substituted:
>
> "(i) three Members from Provincial Assembly of the Punjab, including one member from the Opposition and one female Member, to be nominated by the Speaker of the Assembly."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (i), the following be substituted:
>
> "(i) three Members from Provincial Assembly of the Punjab, including one member from the Opposition

and one female Member, to be nominated by the Speaker of the Assembly."

MINISTER FOR LAW AND/ PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس پر کوئی زیادہ بحث والی بات نہیں ہے کیونکہ یہ نمائندہ اسمبلی ہے اور اس کا حق بنتا ہے کہ ایسے بورڈز میں ان کی نمائندگی ہو۔ اس سے پہلے بل جو ابھی پاس ہوا ہے اس کے بورڈ میں ممبران اسمبلی کو شامل کیا گیا ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ اس بورڈ میں ممبران جناب سپیکر اور اپوزیشن لیڈر نامزد کریں گے جو اس بورڈ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اور اچھے in puts دینے کے لئے ہیں تو بورڈ میں ممبران اسمبلی کا ہونا ضروری ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور حکومت اس ترمیم کو تسلیم کرلے اور ممبران اسمبلی کی نمائندگی شامل کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ممبران کی نمائندگی اس بورڈ میں بالکل شامل ہے اور حکومت ممبران کو نامزد کرے گی چونکہ یہ purely ایک executive معاملہ ہے تو حکومت کی نامزدگی کا اختیار ہی مناسب ہے۔ ویسے بھی اپوزیشن کو اگر ان انتظامی معاملات میں کردار دیا جائے گا تو پھر اس ایوان میں تنقیدی جائزے میں رکاوٹ آئے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, for para (i), the following be substituted:

"(i) three Members from Provincial Assembly of the Punjab, including one member from the Opposition and one female Member, to be nominated by the Speaker of the Assembly."

(The motion was lost.)

The third amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai,

Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):
>
> "(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan Chamber of Commerce and Industry; and."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):
>
> "(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan chamber of Commerce and Industry; and."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں تو میرے خیال میں oppose کرنا ہی نہیں چاہئے تھا کیونکہ Chamber of Commerce فیڈریشن کو یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں اور ان کی گورنمنٹ کی جو ترجیحات ہیں کیونکہ عام تاثر یہی دیا جاتا ہے کہ یہ تاجر کی گورنمنٹ ہے، تاجر پسند گورنمنٹ ہے ہم زمیندار تو ویسے ہی کافی اس حکومت سے پِس رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے وہ تو ہو ہی رہا ہے لیکن میں نے سوچا تھا کہ شاید تاجر پسند حکومت ہے تاجر کو پسند کرتی ہے ان کو

نمائندگی دیتے ہوئے ان کو خوشی ہو گی لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو oppose کیا ہے پھر میں اس پر کیا بحث کروں۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اس پر مزید بحث کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ گورنمنٹ جن کو نمائندگی دیتی ہے جن کے functions پر ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ جاتے ہیں ہم زمینداروں کو تو کوئی پوچھتا نہیں ہے بہر حال اُن کی نمائندگی بھی یہ نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے اچھی بات منسٹر صاحب جو چاہیں بہتر سمجھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو نان آفیشل ممبران کے لئے معیار ہے جس کے متعلق میں نے پہلے عرض کیا ہے اُس میں جو تبدیلی لائی جارہی ہے اُس میں پندرہ سالوں کا تجربہ ہے اور اس کے علاوہ اکنامک یا متعلقہ فیلڈ میں پی ایچ ڈی کی شرط رکھی گئی ہے اور یہ وائس چیئرمین کے ساتھ چار آفیشل ممبران جو ہیں وہ اسی مقصد کے لئے بورڈ میں ان لوگوں کی اس category میں پانچ کی تعداد ہے اور یہ کافی بڑی تعداد ہے اُن کو نامزد کیا جا سکتا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):
>
> "(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan chamber of Commerce and Industry; and."

(The motion was lost.)

The fourth amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2A) of section 5 of the principal Ordinance, the following sentence be added at the end:

"The non-official members and the vice chairman shall respectively be at least 55 and 60 years of age."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, in the proposed subsection (2A) of section 5 of the principal Ordinance, the following sentence be added at the end:

"The non-official members and the vice chairman shall respectively be at least 55 and 60 years of age."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں تو سادہ سی بات ہے کہ سرکاری ممبران اور وائس چیئرمین کی عمر کی حد مقرر کرنا ضروری ہے اس طرح تو بہت عمر رسیدہ بندوں کو بٹھادیں گے جن کی اپنی یاداشت بھی شاید کام نہ کرتی ہو تو کم از کم عمر کی حد کا مقرر کرنا ضروری تھا اس لئے یہ propose کیا کہ عمر کی حد مقرر کر دی جائے ویسے بھی ریٹائرمنٹ کی ایک age ہے 60 سال اور ہم نے 55 اور 60 سال کی اُسی حد کو رکھا ہے جو کہ سرکاری طور پر ایک ریٹائرمنٹ کی حد ہے تو اس میں حرج نہیں ہے کہ منسٹر صاحب اس سلسلے کو غور سے دیکھیں اور اس میں انہی کا فائدہ ہے اور اسی میں بہتری ہے کہ یہ age limit کو مقرر کرنے کے لئے اس تجویز کو مان لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں 55 in this age اور 60 میں تقرر کرنے کی کوئی پابندی تو نہیں ہے 55 years اور 60 years میں بھی کوئی بھی وائس چیئرمین مقرر ہو سکتا ہے لیکن اس کو اس طرح سے specific کر دینا کہ اس سے نیچے نہیں، کوئی 51 years کا ہو سکتا 50 years کا ہو سکتا ہے 45 years تک لوگ جو ہیں وہ کافی experience اور

internationallyتاج حاصل کر لیتے ہیں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے تو اس لئے اس conditionکوspecificکرنا مناسب نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, after para (i) of the proposed subsection (2) of section 5 of the principal Ordinance, the following new para be added as para (j) and existing para (j) be renumbered as para (k):

"(i) one member from the chambers of commerce and Industry to be nominated by the Federation of Pakistan chamber of Commerce and Industry; and."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون کو جاری رکھنے کے خصوصی حکم کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015. Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab

commission on the status of women (Amendment) Bill 2015."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab commission on the status of women (Amendment) Bill 2015."

Now the motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab commission on the status of women (Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mr Muhammad Nasir Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا نام اس میں ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ ترامیم ہم withdraw کر رہے ہیں اور چونکہ ہمیشہ ہم نے woman empowerment کی بات کی ہے اور خواتین کو strengthen کرنے کی بات کی ہے تو ہم نے consensus کے ساتھ ہماری خواتین کی طرف سے یہ gesture دیا ہے کہ ہم یہ ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ نے اسے withdraw کر لیا ہے۔

Now, the question is:

"That the Punjab commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mr Muhammad Nasir Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija

Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

آپ نے یہ بھی withdraw کر لی ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم نے ساری ترامیم withdraw کر لی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی۔

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mr Muhammad Nasir Cheema, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

جی، یہ ترمیم بھی انہوں نے withdraw کر لی ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Commission on the Status of The Women (amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Commission on the Status of The Women (amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That Punjab Commission on the Status of the Women (amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے Chair سے زیرو آر سے متعلق request کی تھی کہ اس زیرو آر کو take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید!۔۔۔ ابھی تو وہ موجود تھے لیکن اس وقت نہیں ہیں۔ رانا صاحب! ٹھیک ہے پھر اس زیرو آر کو کل take up کر لیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 15-اپریل 2016 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔